تحیاتِ ہادی

(نعتوں اور منقبتوں کا مجموعہ)

ہادی قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ حبیبہ الکریم

قَالَ النَّبِیُّ صلعم "اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃ" (الحدیث)

یکے از مطبوعاتِ دار الھدیٰ۔ سبزی منڈی حیدرآباد۔ سلسلہ نمبر (۱۸)

از رشحاتِ قلم

حضرت سیّد محی الدین قادری ہادیؔ

ایم اے۔ ایم او ایل۔ ایم فل

صدر شعبۂ عربی۔ انوار العلوم کالج

تحیاتِ ہادیؔ

مصنف کی چودھویں تصنیف (دوسرا مجموعۂ کلام)

بہ اہتمام

محمد عبد الحمید

۔ایڈیشنل اسسٹنٹ انجنیر (محکمہ برقی)

مستعد پورہ۔ حیدرآباد

کلام .... سید محی الدین قادری ہادیؔ

قلمی نام ...... ہادیؔ قادری

نام ...... تحیاتِ ہادی

کتابت ...... شارپ کمپیوٹرس

چادر گھاٹ - حیدر آباد - ۲۴

فون نمبر ۴۵۷۴۱۱

طباعت ...... ایس ایس پرنٹرس - حیدر آباد

ماہ و سنِ طباعت ... ماہ رجب ۱۴۱۷ھ

مطابق ڈسمبر ۱۹۹۶ء

تعداد ...... ایک ہزار

صفحات ۱۱۲

قیمت ...... ۳۰ روپئے

....

مقاماتِ دستیاب

۱- مطبوعاتِ دارالھدیٰ - نزد ڈیوڈر ایس ہائی اسکول متعد پورہ حیدر آباد
فون نمبر ۵۱۶۷۴۳

۲- کرشیل بک ڈپو - چار مینار حیدر آباد
فون نمبر ۵۲۵۷۸۶

۳- ہمالیہ بک ڈپو - نامپلی حیدر آباد
فون نمبر ۲۲۲۳۷۹

ضروری بات

"تحیاتِ ہادی" کے جملہ حقوق مطبوعاتِ دارالھدیٰ مستعد پورہ حیدر آباد کے حق میں محفوظ ہیں - اس میں سے کسی نعت، منقبت یا نظم کی اخبار، جریدہ یا ماہنامے میں طباعت کی اجازت ہے -

مُجمل فہرست

		صفحہ
الف	حرف و حکایت	۵
ب	تقریظ جناب رحمٰن جامیؔ صاحب	۷
ج	حمد و مناجات	۱۱ و ۱۲
۱	نعتیں	۱۳
۲	نظمیں	۳۹
۳	منقبتیں	۷۳
۴	مدحتیں	۹۹
۵	تہنیتیں	۱۰۷

انتساب

میرے فرزند اکبر سید عبدالمھیمن قادری عرف سجاد پاشاہ کے نام۔ جو اپنی عمر کے گیارہویں سال میں ہی شعر فہمی اور شعر گوئی کی طرف مائل ہے۔

تاریخِ "تحیاتِ ہادی"

دوسرا مجموعہ ہادیؔ چھپا　　خوب ہوگی اِس کی قدر و منزلت
جسکی تاریخِ اشاعت اے علیؔ!　　فرد نکلی "فکرِ نعت و منقبت"

۱۴۱۷ھ

نتیجہء فکر

استاذِ سخن حضرت ڈاکٹر علی احمد جلیلی خلف حضرت فصاحت جنگ جلیل استاذ آصف جاہ سابع۔

جلیل منزل سلطان پورہ حیدر آباد

۲۹/ نومبر ۱۹۹۶ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہِ الکریم

حرف و حکایت

اَلحمد للّٰہِ الّذی خَلَقَ الاَرض و السّماوات وَالتَّحیّات للّٰہ تعالیٰ و الصّلواتُ وَالطّیّباتُ اَشھدُ اَن لّا الٰہ اِلّا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ اَحَدٌ مِّن المَوجُودات ۔ وَاشھدُ اَنَّ سیّد نا و حَبیبنَا مُحمَّد صَلّی اللّٰہ عَلیہ و سلّم افضلُ الانبیاءِ و اَشرفُ المَخلوقات ۔ و علیٰ اٰلہٖ و ازواجہٖ و صَحبہٖ افضلُ الصّلواتِ و ازکیٰ التّحِیّات ۔

مصحّح الحسنات، مُقیل العثرات، فخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ و سلم کی شان میں خیرُالقرون میں کئی صحابہ کرام نے نعتیہ اشعار لکھے تھے جن میں حضرت حسّان بن ثابتؓ، حضرت عبد اللہ بن رَواحہؓ، حضرت کعب بن زُہیرؓ، حضرت لَبید بن ربیعہؓ اور معن بن اوسؓ وغیرہ مشہور ہوئے۔ صحابہ کے علاوہ کچھ صحابیات نے بھی حضور انورؐ کی شان میں نعتیں لکھی تھیں جیسے عاتکہؓ بنت زید، حرقہ بنت نعمانؓ، قُتیلہ بنت نضراور خنساؓ وغیرہ۔ آنحضرتؐ کے وصال کے بعد سے جاریہ صدی ہجری تک لاتعداد شعراء مختلف السنہ میں نعتیہ کلام موزوں کر چکے ہیں، کر رہے ہیں اور تاقیامت بے شمار شعراء بشمول ذکور و اناث نعتیں لکھتے رہیں گے مختصر یہ کہ ــــ

نبی کے دَور سے اب تک ہزاروں نے لکھیں نعتیں
مگر ہے نا تمام و نا مکمل اور ادھوری نعت (ہادی)

سنِ موجودہ سے سات سال قبل یعنے ۱۹۸۹ء میں پہلی بار میں نے اپنا کلام "صوتِ ہادی" طبع کروایا تھا جس میں مختلف اصنافِ سخن اعنیٰ حمد، نعت، منقبت، غزل اور نظم وغیرہ یکجا مجموعے میں شامل تھے۔ ۱۹۸۹ء کے بعد سے جو اشعار موزوں ہوئے ان میں سے زیرِ نظر مجموعہ کلام "تحیاتِ ہادی" میں مَیں نے صرف نعتوں، نظموں، منقبتوں، مدحتوں اور تہنیتوں کو جگہ دی ہے مابانی کلام انشاء اللہ بعد میں طبع کیا جائے گا۔

تحیاتِ ہادی میں پہلا عنوان نعتوں کا ہے۔ صاحبِ معجزات، صَفوح عن الزّلات حضرت

محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہِ اقدس میں چوبیس نعتیں بشمول عربی نعتوں اور عربی سلام کے پیش کرتا ہوں ہے۔ گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

نظموں کے عنوان میں کچھ ایسی ہیں جو حج و زیارت کے موقع پر مسجدُ الحرام اور مسجدِ نبوی میں لکھی گئیں۔ ایک طویل نظم بعنوان "بیانوے اشعار میں حضور اکرمؐ کی سوانح عمری" ہے۔ اسے میں اپنی شاہکار نظم کہتا ہوں۔ سوانح سے قبل تمہید آٹھ اشعار لکھ کر ایک سو کا ہندسہ مکمل کیا ہے۔ دوسری نظموں میں "پندرھویں صدی ہجری کا پیغام" "اے مسلمان سب تیرے لئے" اور "اللہ کا وعدہ ہر انسان کے لئے" مجھے بھی پسند ہیں اور قارئین کو بھی پسند آئیں گی۔

منقبتوں میں خُلفائے راشدین کے علاوہ بعض دیگر ایسے صحابہ کرام کی شان میں بھی کلام موزوں ہوا جن کے متعلق عموماً شعراء قلم نہیں اٹھاتے جیسے حضرت بلالؓ، حضرت عمارؓ، حضرت ابوذر غِفاریؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت صُہیب رومیؓ، حضرت حُذَیفہؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ وغیرہ۔ مناقبِ صحابہ کے علاوہ مناقبِ اولیاء میں جن بزرگانِ دین کے آستانوں پر حاضری کا شرف حاصل ہوا وہیں ان کی شان میں کچھ منقبتیں بنیں جیسے بغداد شریف میں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ، ناگور میں حضرت سید عبدالقادر ولیؒ اور کولنگ میں حضرت تمیم انصاریؓ وغیرہ۔ علاوہ اس کے کچھ مدحتیں اور کچھ تہنیتیں بھی اس مجموعے میں شامل ہیں۔

مشاعروں میں شرکت کم کرنے اور مشاعروں میں بہت ہی کم پڑھنے کا التزام آج بھی قائم ہے۔ عربی زبان کا کلام جامعہ نظامیہ کی سالانہ تقاریب میں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ الغرض یہ میرا دوسرا مجموعہ آپ کے سامنے ہے جس میں اَسّی (۸۰) تخلیقات ہیں۔ اشعار کی مجموعی تعداد آٹھ سو پینسٹھ (۸۶۵) ہے۔ امید کہ میری یہ کاوش اربابِ ذوق پسند فرمائیں گے۔

فقط

سید محی الدین قادری ہادیؔ

ہادیؔ قادری

دار الھدیٰ۔ سبزی منڈی حیدر آباد

۲۷-۷-۱۴۱۷ھ م ۹-۱۲-۱۹۹۶ء

تقریظ

"جامِ انا"، کے شاعر جناب رحمٰن جامی صاحب

علامہ حضرت سید محی الدین قادری ہادیؔ کا تعلق رایل سیما کی اس سرزمین محبت سے ہے جسے ادونی کہتے ہیں اور مجھے حضرت ہادیؔ سے اور بھی محبت ہے کہ ادونی سے میرے بزرگوں کا بھی تعلق ہے اور جس سے میرا بھی رشتہ ہے اور وہ بھی کئی کئی طرح سے۔ میرا پھوپی زاد بھائی مُلا نظام الدین شوق نظامی المعروف بہ دادا پیر بھی ادونی ہی میں اپنی خلافت کے جلوے دکھاتا ہے جو حضرت خواجہ حسن ثانی نظامی کا خلیفہ ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ ادونی میری رگ رگ میں بسا ہوا ہے تو غلط نہیں ہے اسی طرح حضرت ہادیؔ کی جڑیں بھی ادونی ہی میں پیوست ہیں اس اعتبار سے ادونی مجھ میں اور حضرت ہادیؔ میں قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ ان سے میری محبت (مصنف وادیب وشاعر ہونے کے رشتے سے) بھی قدرتی امر ہے۔

حضرت ہادیؔ ان برگزیدہ بزرگوں کی نسل سے ہیں جن پر بالعموم سارے عالمِ اسلام اور بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کو بیحد افتخار و ناز ہے میری مراد حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ہے جن کی نسل سے حضرت سید شاہ عبدالطیف لااُبالی کرنولیؒ ہیں جن کا شمار سبعہ۔ قادریہ میں ہوتا ہے دسویں پشت میں یہی حضرت ہادیؔ کے جدِّ امجد ہیں جن کے ایک صاحبزادے حضرت سید شاہ طاہر قادری عرف "صاحب حضرت صاحب" ادونی میں فروکش ہوئے یہیں ان کا مزار بھی ہے۔ ان ہی بزرگ کی یادگار علامہ سید محی الدین قادری ہادیؔ ہیں۔

حضرت ہادیؔ کا منصب بھی اپنے بزرگوں کی اِتباع میں رُشد وہدایت ہی ہے چنانچہ آپ سبزی منڈی کے برگزیدہ بزرگ حضرت سید عبدالرزاق قادریؒ کے جانشین و گدی نشین اور وَتدِ دکن حضرت سید شاہ عبداللہ شاہ قادریؒ کے سجادہ نشین ہیں۔ پیشے کے باب میں درس وتدریس سے متعلق ہیں اور انوار العلوم ڈگری کالج ملے پلی میں صدر شعبہ۔ عربی ہیں کالج میں دن کے دوپہر سے شام کے چھ بجے تک تدریس میں مصروف رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ طبیبِ مستند بھی ہیں اور باضابطہ صبح کے اوقات

میں مطب بھی چلاتے ہیں گویا حضرت ہادیؔ کی ساری زندگی علم و حکمت کی خدمت اور رُشد و ہدایت کے لئے وقف ہے۔ ماشاء اللہ ان کے مریدوں کی بھی اچھی خاصی تعداد ہے۔ میں نے انہیں جب بھی دیکھا بیشتر انکے مریدین اور عقیدت مندوں میں گھرے ہوئے دیکھا۔ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود حضرت ہادیؔ شاعری اور تصنیف و تالیف کا مشغلہ بھی اور لکھنے پڑھنے اور تفکر و تفحص کے لئے وقت نکال ہی لیتے ہیں چنانچہ جتنے رت جگے ان کے حصے میں آئے ہیں شاید ہی کسی اور کے حصے میں آئے ہوں۔ انہیں رت جگوں کا فیض ہے کہ نثر میں بارہ کتابیں لکھیں جن میں نماز کا صحیح طریقہ (باتصویر) مختصر تاریخِ ادب عربی، صوفی صفات صحابہ، مختصر احوالِ علماء و اولیائے حیدرآباد (باتصویر)، تذکرۂ اجدادِ ہادی، مواعظِ ہادی، تربیتی و اصلاحی دروس (دو سال کی عمر سے لے کر ستّر سال کی عمر والوں کے لئے کام آنے والی کتاب) قابلِ ذکر ہیں اسکے علاوہ طلباء کے لئے کئی شرحیں مرتب و مدون کیں۔ حال ہی میں ادبی انشائیوں کا ایک خوبصورت مجموعہ (جو بطور خاص آل انڈیا ریڈیو کے لئے لکھے گئے اور نشر کئے گئے) نقشِ تابندہ کے نام سے شائع ہو کر مقبول ہوا اس کی تقریبِ رسمِ اجراء میں مَیں نے فی البدیہ قطعہ سنایا تھا

آپ کی تحریر کا ہر نقشِ تابندہ رہے — آپ کا ہر قول، ہر احساسِ دِل زندہ رہے
ہادیؔ بھائی یہ دعا ہے اب مری ہر حال میں — ہر مخالف آپ کا ہر بار شرمندہ رہے

قبل ازیں شاعری کا بھی ایک مجموعہ "صوتِ ہادیؔ" کے نام سے شائع ہو کر معروفِ خلائق ہو چکا ہے۔

اب یہ تازہ ترین شعری مجموعہ "تجیات ہادی" نذرِ قارئین ہو رہا ہے جس میں چوبیس نعتیں (بشمول عربی نعتوں کے) چوبیس منقبتیں، بیس نظمیں اور کچھ مدحتیں اور تہنیتیں شامل ہیں۔ یہاں کچھ اشعار مُشتے نمونہ از خروارے پیش ہیں۔

ہمیشہ محمد مصطفیٰؐ کے تذکرے کی سعادت سب ہی شاعروں کے نصیب میں نہیں ہوتی یہ شرف تو چند منتخب خوش بخت شعراء ہی کو عطا ہوتا ہے چنانچہ ان ہی خوش بخت شعراء میں حضرت ہادیؔ کا شمار ہے فرماتے ہیں ؎

کرو ہمیشہ محمدؐ کا تذکرہ ہادؔی نبی کے نام سے برکت ہے شادمانی ہے

ایک اور نعت میں حضورؐ کی انفرادیت کو اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

ہادؔی یہ بات کہتا ہے لاریب بالیقین ثانی نہ تھا، نہ ہے، نہ ہی ہو گا حضورؐ کا

اسی نعت میں ایک شعر بڑا دل پذیر ہے شاید اس طرح کا مضمون پہلے کسی شاعر نے نہیں باندھا ملاحظہ کیجیئے ؎

انساں طواف کرتے ہیں کعبے کا روز و شب لیکن طواف کرتا ہے کعبہ حضورؐ کا

حضرت ہادؔی کے آستانے "دارالہدیٰ" پر ایک طرحی نعتیہ محفل منعقد کی گئی تھی جسکی نگرانی کی ذمہ داری داعی۔ محفل حضرت ہادؔی نے راقم الحروف کو سونپی اور اسی مناسبت سے مصرع طرح بھی راقم الحروف کی مشہور نعت "محمدؐ مصطفیٰؐ میرے" (کے نام سے جس کا کیسٹ بھی بنا تھا) دیا گیا تھا۔ طرح تھی ؎ "زمانے بھر کی رحمت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے"۔ اس زمین میں حضرت ہادؔی نے بڑی مُرصع اور خوبصورت نعت کہی لیکن میں یہاں صرف مقطع پر اکتفا کرتا ہوں ؎

فَکَانَ قابَ قَوسَین آیا جنکی شان میں ہادؔی وہی اَسرارِ قدرت ہیں محمدؐ مصطفیٰؐ میرے

ایک اور نعت کے اس شعر میں طائف کی تلمیح ملاحظہ کیجیئے کہ کس سادگی او حسن کاری کا مظاہرہ کیا ہے ؎

طائف کے سفر سے ہے یہ درس ملا ہمکو پتھر جو تمہیں مارے تم اسکو دعا دینا

ایک طویل نعت کے مطلع میں حضور کی "اولیت" کو اس طرح بیان کیا ہے ؎

کیا پیدا خدا نے نورِ احمد ہی اوائل میں محمدؐ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ ہیں پہلی منزل میں

نعت کے اِس شعر میں صحابہ کی حضورؐ سے بے پناہ محبت کا اظہار دیکھئے کس انداز میں کیا ہے ؎

الفت میں ان کا ثانی کوئی تھا نہ ہو ویگا اصحاب کو تھی حد سے سِوا الفتِ رسول

ایک اور نعت کے حسب ذیل دو اشعار میں اُن صحابہ اور صحابیات کا ذکر ہے جنھوں نے حضورؐ کی شان میں نعتیں کہہ کر اپنی محبت کا اظہار کیا تھا ؎

نہیں ہے ان کے ہم پایہ کسی بھی نعت گو کی نعت — کعبؓ ابنِ رواحہ، حمزہ و حسان جیسی نعت

اگلے شعر میں صحابیات کی نعت گوئی کا ذکر یوں بیان کیا ہے ؎

صحابیات میں بھی بیشتر تھیں نعت گو مشہور — قتیلہ، عاتکہ، زینب و حرقہ نے بھی لکھی نعت

نعتوں کے علاوہ حضرت ہادی نے بڑی اچھی منقبتیں بھی اس مجموعہ میں شامل کی ہیں جن میں حضورؐ کے چاروں خلفائے راشدین اور دیگر کچھ صحابہ کرام کی منقبتیں بھی شامل ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے تعلق سے یہ شعر ملاحظہ ہو ؎

صداقت، دیانت، یقین و قناعت — تھے چاروں کا مظہر ابو بکر صدیقؓ

دوسری منقبت حضرت عمر فاروقؓ کی شان میں یوں ہے ؎

قتل کرنے نکلے اور ایمان لائے برملا — جب نظر رخ پر پڑی حضرتِ عمر فاروقؓ کی

ایک منقبت حضرت ہادی کے جدِ امجد حضرت سید شاہ عبد الطیف لاابالی کی شان میں ہے اس کا وہ شعر ملاحظہ کیجیئے جس میں ان کے خاندان کے کسی بھی فرد کو سانپ کے نہ کاٹنے کی بشارت دی گئی ہے ؎

اولاد کو ہماری کاٹے نہ سانپ کوئی — تھا حکم لاابالی سرکار لاابالی

اسی سلسلے کے ایک اور برگزیدہ بزرگ حضرت سید شاہ طاہر قادری رحؒ کی شان میں اپنے جدِ امجد کی خوشخبری یوں سناتے ہیں ؎

میرے اس فرزند کا ابدالِ حق میں ہے شمار — لاابالی کی بشارت شاہ طاہر قادریؒ

نعتوں اور منقبتوں کے علاوہ اس مجموعہ "تجلیاتِ ہادی" میں ایسی نظمیں بھی شامل ہیں جو دعوتِ فکر و نظر دیتی ہیں۔

مجھے امید ہے کہ حضرت ہادی کی اور کتابوں کی طرح یہ مجموعہ کلام "تجلیاتِ ہادی" بھی ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔

"الحرا" ہل کالونی — دستخط جناب رحمان جامی صاحب

مہدی پٹنم۔ حیدر آباد — ۷/ نومبر ۱۹۹۶ء

حمدِ ربِ کائنات

اَزل سے ہو رہی ہے حشر تک ہوتی رہے گی حمد
اور اس کے بعد جانے کب تلک جاری رہے گی حمد

درختوں کو بنا دیں ہم قلم گر سارے عالَم کے
قلم گِھس جائیں گے تعریف میں، باقی رہے گی حمد

سمندر ساری دنیا کے سیاہی گر بنیں ، پھر بھی
سمندر خشک ہو جائیں گے اور جاری رہے گی حمد

ہر اک مخلوق تجھ کو سجدہ کرتی رہتی ہے ہر روز
اور اس کے ساتھ کرتی بھی ہے اور کرتی رہے گی حمد

ہے سب سے پہلی آیت حمد کی قرآن میں بے شک
صُحف میں سابقہ کے مثلِ قرآں بھی رہے گی حمد

ہر اک کی مدح و توصیف ہو گی ختم اے ہادیؔ!
خداوندا! قیامت تک تری ہوتی رہے گی حمد

۱۱-۱۱-۱۴۱۱

مناجات

خدایا ہمیں دین کی دے حرارت اگر تو نہ دے گا تو پھر کون دے گا؟
محمدؐ کے صدقے میں لماں کی قوت اگر تو نہ دے گا تو پھر کون دے گا؟
خدایا دے صدیقؓ کی تو صداقت محمدؐ کے صدقے میں فاروقیؓ جرأت
دے عثماں غنیؓ کی حیا اور سخاوت خدایا عطا کر علیؓ کی شجاعت
اگر تو نہ دے گا تو پھر کون دے گا؟

خدایا عطا کر حسنؓ کی امامت حسینؓ ابن حیدر کی دے تو شہادت
تو حمزہؓ کی دے دے ہمیں استقامت دے عباسؓ کی ہم کو اسلامی چاہت
اگر تو نہ دے گا تو پھر کون دے گا؟

خدایا دے سلمانؓ کی تو فراست طفیلِ محمدؐ ابو ذرؓ کی عزلت
بلالِ حبشیؓ کی دے لماں کی حالت دے عمارؓ کا صبر اور ان کی قوت
اگر تو نہ دے گا تو پھر کون دے گا؟

خدایا عطا کر دے توفیقِ طاعت تری اور نبی کی اطاعت کی عادت
صحابہ کی سیرت پہ چلنے کی فطرت ولی اور ائمہ کی دے دے تو خصلت
اگر تو نہ دیگا تو پھر کون دے گا؟

۱۶-۲-۱۴۱۵

نعتیں

"تحیاتِ ہادی"

ہادیؔ قادری

صفحہ

الف۔ عربی

۱۔ لَا تذکُروا البداء لا تذکروا النِھاءِ۔ ۱۵
۲۔ خَلق اللّٰہ نورُ احمدٍ فی الاوائلِ۔ ۱۶
۳۔ یَا رَحمۃ للعالمین یا مادِیا للضّالین۔ ۱۷
۴۔ سلام۔ مُحمّد نبیّ سلامُ علیکَ۔ ۱۸

ب۔ غیر طرحی

۱۔ نہیں ہے ان کے ہم پایہ کسی بھی نعت گو کی نعت۔ ۱۹
۲۔ نبیوں اور رسولوں میں بھی سب سے معتبر تم ہو۔ ۲۰
۳۔ آگیا ہے محمدؐ کا روضہ سبز گنبد پہ نظریں جمالو۔ ۲۱
۴۔ تم پہ میرا دل فدا اے سبز گنبد کے مکیں۔ ۲۲
۵۔ قرآن کھولو دیکھ لو تم سیرتِ رسول۔ ۲۳
۶۔ ہر اک مسلم کو دو چیزوں سے بے شک اُنس بے حد ہے۔ ۲۴
۷۔ نبی کے نام سے جو چیز بھی منسوب ہو جائے۔ ۲۵
۸۔ ہے وجہِ مسرت نبی کی ولادت۔ ۲۶
۹۔ محمدؐ قریشی بھی ہیں نامور بھی۔ ۲۷

ج۔ طرحی

۱۔ تم نبیوں میں ہو مفتخر مصطفیٰ۔ ۲۸
۲۔ کیا پیدا خدا نے نورِ احمد ہی اوائل میں۔ ۲۹
۳۔ محبتِ شہِ ذی شاں میں شادمانی ہے۔ ۳۰
۴۔ روضے کی جالی سے آنکھوں کو لگالوں تو چلوں۔ ۳۱
۵۔ خالقِ کل کا شاہکار کہاں؟۔ ۳۲
۶۔ وَالیل گیسو وَالضحیٰ چہرہ حضورؐ کا۔ ۳۳
۷۔ رسولوں کی ہدایت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے۔ ۳۴
۸۔ توفیقِ عمل یارب ہر اک کو سدا دینا۔ ۳۵
۹۔ دنیا ہے مدینے میں عقبیٰ ہے مدینے میں۔ ۳۶
۱۰۔ آقا کا میرے رتبہ کیا ارفع و اعلیٰ ہے۔ ۳۷
۱۱۔ رتبہ اعلیٰ جو سرکار کا کر دیا۔ ۳۸

لَا تَذْكُرُو االْبِدَاءِ لَا تَذْكُرُوا النِّهَاءِ
اُذْكُرْ حَبِيْبُ رَبٍّ سُلْطَانُ الْاَنْبِيَاءِ

قَدْ قَالَ رَبُّ عَرْشٍ صَلُّوْا عَلىٰ النَّبِيِّ
صَلُّوْا عَلىٰ مُحَمَّدٍ فِى الصُّبْحِ وَالْمَسَاءِ

فِىْ لَيْلِ اَسْرىٰ كَانَ كُلُّ نَبِى وَرَاء
كَانَ مُحَمَّدٌ فِى الْاَقْصٰى وَ مُقْتَدَا ءِ

قَدْ قَالَ رَبُّ عَرْشٍ لِكُلِّ بَنِىْ آدَم
اُذْكُرْ لِاِسْمِ اَحْمَدْ مَعَ اِسْمُ كِبْرِيَا ءِ

اَنْتَ طَبِيْبُ رُوْحٍ اَنْتَ طَبِيْبُ جِسْمٍ
قَدْ اِسْمُهٗ دَوَاءٌ قَدْ ذِكْرُهٗ شِفَاء

اِسْتُلْزَمَ لِكُلِّ اَوْرَادُ اِسْمُ اَحْمَدِ
مَحْمُوْدُوَ مُحَمَّدٌ حَامِد وَ مَاسِوَاءِ

۲۸۔۵۔۱۴۱۵ھ

خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرَ اَحْمَدٍ فِی الْاَوَائِلِ
کَانَ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی فِیْ اَوَّلِ مَنْزِلِ

قَالَ اللّٰهُ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا فِی الْقُرْآنِ
فَصَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوا فِیْ ذِی الْمَحَافِلِ

وَ فِیْ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ لَخَیْرٌ وَّ بَرْکَتَةٌ لَارَیْب
فِیْ مُحَمَّدٍ وَ حَامِدٍ وَ اَحْمَدٍ وَ عَادِلِ

قَدْ مَدَحَ اللّٰهُ النَّبِیّاً بِاَکْثَرِ سُوْرَةٍ
فِیْ مُدَّثِّرٍ وَالضُّحٰی وَ طٰهٰ وَ مُزَّمِّلِ

کَانَ الصَّبْرُ وَ الشُّکْرُ وَا لْحِلْمُ وَالتَّوَاضُعُ
اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَصْفَ کُلِّ نَبِیٍّ بِالْکَامِلِ

قَدْ لَا خَوْفٌ وَ حُزْنٌ فِیْ بَرْزَخٍ وَ مَحْشَرٍ
کَانَ مُحَمَّدٌ لِنَصْرِ نَا فِیْ کُلِّ مُشْکِلِ

مَافِی الْکَوْنِ مِنْ اَحَدٍ یُقَابِلُهٗ
لَیْسَ لَهٗ مُشَابِهٌ مِنْ نَظِیْرٍ مُمَاثِلِ

۱۵-۵-۱۴۱۷ھ

یَا رَحمَۃً لِلعَالَمِین، یَا ہَادِیاً لِلضَّالِین
اَقلَابُنَا مَکسُورَۃٌ، اَکبَادُنَا مَجرُوحَۃٌ

یَا مُصطفیٰ ارحم لنا، یا مُنتقیٰ اشفع لنا
اَعمَالُنَا مجہولَۃٌ، افعَالُنا مَذمومَۃٌ
اَنتَ اجیدُ اَحمَدَ، مَامِثْلُکَ بَشَراً اَحَدَ
اَذکَارُنَا منقُوصَۃٌ، اَورَادُنَا مَرجُوحَۃٌ

یا رَاحَۃً لِلمُسلِمِین، اَنتَ شَفِیعُ المُذنبین
اَروَاحُنَا مَجرُوحَۃٌ، اَجسَامُنَا مَعذُورَۃٌ
اَنتَ نَبِیُّ الرَّحمَۃِ، انت رسُولُ الرَّاحۃِ
اَحوَالُنَا مَجبُورَۃٌ، آمَالُنَا مَقطُوعَۃٌ

اِہدِالصِّرَاطَ المُستَقِیمَ، اِذاَنتَ ہَادِیٔ والرَّحِیمَ
اَقدَامُنَا مَفضُولَۃٌ، اَیَّامُنَا مَسلُوبَۃٌ

۱۵ - ۵ - ۱۴۱۵ ھ

نوٹ: اس نعت کے ہر مصرعہ۔ اُولیٰ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے اور ہر مصرعہ۔ ثانیہ میں اپنی کوتاہیوں کا تذکرہ فریاد کے انداز میں ہے

سَلَامٌ

مُحَمَّدٌ نَبِیِّ سَلَامٌ عَلَیْکَ
مُحَمَّدٌ رَسُوْلِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ

وَلَا حَاجَةٌ لِّیْ دَوَاءٌ لِدَاءٍ
قَدْ اَنْتَ دَوَائِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ

وَصَلُّوْا عَلَیْهِ صَلٰوۃً سَلَاماً
وَاَنْتَ نَجَاتِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ

لَقَدْ مَنَّ رَبٌّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
بِبَعْثِ الرَّسُوْلِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ

وَاسْمُکَ وِرْدٌ لِکُلِّ بَلَاءٍ
وَاَنْتَ شِفَاءِ یْ سَلَامٌ عَلَیْکَ

وَاَنْتَ حِجَازِیْ، تِهَامِیْ، نِزَارِیْ
وَاَنْتَ قُرَیْشِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ

وَجِسْمِیْ وَرُوْحِیْ عَلَیْکَ فِدَاءٌ
وَاَنْتَ شَفِیْعِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ

وَاَنْتَ طَبِیْبِیْ وَهَادِیْ وَ مَهْدِیْ
وَاَنْتَ اِمَامِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ

۲۵-۵-۱۴۱۵ھ

نہیں ہے ان کے ہم پایہ کسی بھی نعت گو کی نعت
کَعبؓ ابنِ رَواحہؓ ، صِمَّہؓ و حَسّانؓ جیسی نعت

صحابیات میں بھی بیشتر تھیں نعت گو مشہور
قُتَیلہؓ عاتِکہؓ ، زینبؓ و حِرقہؓ نے لکھی تھی نعت

ہر اک تعریف و مدح و وصف کا درجہ ہے کم، کیونکہ
ہے افضل بعد حمدِ حق تعالیٰ کے نبی کی نعت

نبی کے دَور سے اب تک ہزاروں نے لکھیں نعتیں
ابھی ہے نا تمام و نا مکمل اور ادھوری نعت

نہیں ہیں لائقِ بخشش مرے اعمال کوئی بھی
ہے بخشش کا ذریعہ واسطے میرے ، نبی کی نعت

ہے میری التجا اے خالقِ کون و مکاں! تجھ سے
نبی کی بارگہ میں کر دے تو مقبول میری نعت

قصیدے ختم ہو جائیں گے ہر اک کے مگر ہادیؔ
قیامِ دہر تک بے شک لکھی جاتی رہے گی نعت

۱۲/۱۱/۱۳۱۱ھ

نبیوں اور رسولوں میں بھی سب سے معتبر تم ہو
تمہارا مرتبہ کیا جانیں ہم ؟ کیسے بشر تم ہو ؟

تمہارا نام مومن کے لئے فرحت کا باعث ہے
سکونِ قلب ہو تم اور تسکینِ جگر تم ہو

تمہارے امتی کہلا کے ہم خَیرُ الاُمَم ٹھہرے
ہمیں ہے ناز تم پر یا نبی خیرالبشر تم ہو

بلا شک حق تعالیٰ ساری مخلوقات کا رب ہے
بلا شک ساری مخلوقات کی رحمت مگر تم ہو

تمہارا معجزہ سب سے بڑا قرآنِ مُحکم ہے
ہے باعظمت یہ قرآں اور باعظمت بشر تم ہو

تمہاری ذُرِّیت ہی چار سُو عالم میں ہادی ہے
تمہاری ذُرِّیت ساری ثمر ہیں اور شجر تم ہو

۱۲-۳-۱۴۱۲ھ

آگیا ہے محمدؐ کا روضہ، سبز گنبد پہ نظریں جما لو
تم نے کعبے میں سر کو جھکایا، حاجیو آؤ یاں دل جھکا لو

سامنے جب مواجہہ کے ٹھہرو، پورے آداب ملحوظ رکھو
یہ مقامِ ادب ہے یہاں پر، اپنی آواز بالکل گھٹا لو

نام جب بھی محمدؐ کا سننا، تم درودوں کی کثرت ہی کرنا
ہے اسی نام سے سب کی بخشش، نامِ احمد وظیفہ بنا لو

ہے یہ ارشادِ شاہِ رسالت، "قبر کی جو کرے گا زیارت
اس پہ واجب ہے میری شفاعت" سب کو مژدہ یہ پیارا سنا لو

یہ ہے فرمانِ شاہِ مدینہ، نوحؑ کا آل میری سفینہ
ان کے دامن سے وابستہ ہو کر خود کو حق دارِ جنت بنا لو

یوں کہا ہے نبی نے ہمارے، مثلِ انجم صحابہ ہیں میرے
پیروی کر کے ان میں کسی کی، راستہ تم ہدایت کا پا لو

۱۱-۱۰-۱۴۱۲ھ

تم پہ میرا دل فدا اے سبز گنبد کے مکیں!
تم پہ قرباں سب مِرا اے سبز گنبد کے مکیں!

حشر میں رسوائیوں سے تم بچا لینا ہمیں
روبرو ہو جب خدا اے سبز گنبد کے مکیں!

خواب میں روئے مبارک کی زیارت ہو نصیب
لب پہ ہر دم ہے دعا اے سبز گنبد کے مکیں!

ایک قرآں ہے کلامُ اللہؐ، بے شک دوسرا
ہے سراپا آپ کا اے سبز گنبد کے مکیں!

اے خدا! ہو نام تیرا اور ترے محبوب کا
جب بھی میرے لب ہوں وا اے سبز گنبد کے مکیں!

تم پہ صدقے جان بھی، اولاد بھی، اموال بھی
ہو کرم مجھ پہ سدا اے سبز گنبد کے مکیں!

آپ کی جس کو شفاعت مل گئی ہادیؔ کہو
چاہیئے پھر اُس کو کیا؟ اے سبز گنبد کے مکیں!

۲۷-۹-۱۴۱۲ھ

قرآن کھولو ، دیکھ لو تم سیرتِ رسولؐ
آئے گی تم کو صاف نظر صورتِ رسولؐ

خوش بخت جانتے ہیں محمدؐ کا مرتبہ
بد بخت جانتے ہی نہیں عظمتِ رسولؐ

دونوں میں تھے مثالی ، صحابہ رسولؐ کے
وہ طاعتِ خدا ہو، کہ ہو طاعتِ رسولؐ

الفت میں ان کا ثانی کوئی تھا نہ کوئی ہے
اصحاب کو تھی حد سے سوا الفتِ رسولؐ

قرآن میں نبی کو کہا خاتمُ الرُّسُل
اِتمام کر دی رب نے یہیں حجتِ رسولؐ

اسلامی شان و شوکت و قوت فزوں ہوئی
مکے سے جب مدینہ ہوئی ہجرتِ رسولؐ

"ثقلین تم میں چھوڑا ہوں" ارشادِ نبی ہے
اک ہے کتاب حق کی اور اک عترتِ رسولؐ

راسخ ہی وعدہ لیتے صحابہ سے تھے نبی
ہادی کبھی نہ پھیری گئی بیعتِ رسولؐ

۱۶-۶-۱۴۱۲ھ

ہر اک مسلم کو دو چیزوں سے بے شک اُنس بے حد ہے
مواجہ پاک ہے اک ، دوسری وہ سبز گنبد ہے

رسولُ اللہ کی تصویر تم گر دیکھنا چاہو
تو قرآں کھول کر دیکھو ، یہی تصویرِ احمد ہے

مصور نے سراپائے محمدؐ اس طرح کھینچا
قمر میں نجم میں اور شمس میں تنویرِ احمد ہے

"خدا کے نور سے مَیں، ساری خلقت نور سے میرے"
یہی ارشادِ احمد ہے' یہ فرمانِ محمدؐ ہے

زمیں وہ کعبتہُ اللہ سے بھی اَرفع اور اعلیٰ ہے
جہاں آرام فرما ہیں نبی ، جو ان کی مرقد ہے

نبی کی عظمتوں کا جو کوئی قائل نہیں ہادؔی
وہی بد بخت ہے اور بارگاہِ رب سے وہ رد ہے

۲۱-۱-۱۴۱۱

نبی کے نام سے جو چیز بھی منسوب ہو جائے
یقیناً بار گاہِ رب میں وہ محبوب ہو جائے

جو گستاخی کرے گا شان میں شاہِ مدینہ کی
وہی مردود کہلائے وہی معتوب ہو جائے

خداوندا! محمدؐ کے وسیلے سے دعا یہ ہے
ہو شیطاں زیر میرا، نفس بھی مغلوب ہو جائے

شہر میں شاہِ والا کے زمیں دو گز ملے جس کو
ملے دنیا میں نعمت اور عقبیٰ خوب ہو جائے

کرم ربِ دو عالم کا اسی کے حال پر ہو گا
گنا ہوں سے جو توبہ بھی کرے، مجوب ہو جائے

خدارا! یا نبی نظرِ کرم ہادیؔ پہ کر دیجے
ہو دنیا خوب اس کی، آخرت بھی خوب ہو جائے

۶-۴-۱۴۱۳ھ

ہے وجہِ مسرت نبی کی ولادت
ہے برکت ہی برکت نبی کی ولادت

ہوئیں ظُلمتیں دُور ساری ، جہاں سے
ہے وجہِ سعادت نبی کی ولادت

خدا نے دو عالَم کی رحمت بنایا
ہے رحمت ہی رحمت نبی کی ولادت

برائے مسلمانِ راسخ عقیدت
سکون اور راحت نبی کی ولادت

ہے وجہِ پریشانی شیطاں کے حق میں
نبی کی ولادت ، نبی کی ولادت

گناہوں میں تھا مبتلا سارا عالَم
تھی لازم ضرورت نبی کی ولادت

ہمیں راہ سیدھی ملی ان سے ہادیؐ
ہے وجہِ ہدایت نبی کی ولادت

۱۲-۳-۱۴۱۳ھ

محمدؐ قریشی بھی ہیں نامور بھی — محمدؐ حجازی بھی ہیں ذی اثر بھی
رسولوں میں افضل، نبیوں میں اعلیٰ — محمدؐ بشر بھی ہیں خیر البشر بھی
وہ ہیں مصطفیٰ، مجتبیٰ، منتقی بھی — محمدؐ مذکّر بھی ہیں با اثر بھی
محمدؐ ہیں خاتم، امین و مصدق — محمدؐ ہیں مختار بھی اور مُبر بھی
محمدؐ رسولُ الملاحِم، ھدیٰ ہیں — محمدؐ صراطِ خدا، راہ بر بھی
وہ ہیں مُنْحَمَنّا، اجیر اور مُکتفیٰ — محمدؐ ہیں رحمت بھی رحمت اثر بھی
ہیں اُمّی و مکی، نزاری، تہامی — محمدؐ شفیع و کفیل و سپر بھی
وہ اول وہ آخر، وہ ظاہر وہ باطن — محمدؐ ہیں منظور، ناظر، نظر بھی
محمدؐ مفضّل، شفیق و مقدس — محمدؐ رفیعُ الرُّتب بھی گہر بھی
وہ منصور و شاہد، بشیر و حَفی بھی — محمدؐ مُہیمن، مظفر، ظفر بھی
خدا سے بھی واصل، ہیں بندوں میں شامل — محمدؐ ہیں بے شک اِدھر بھی اُدھر بھی
وہ اکمل بھی کامل بھی ہیں اور مکمل — محمدؐ ہیں نجم الھدیٰ بھی قمر بھی
ہیں ثقلین کے وہ نبی اور مُقتفیٰ — محمدؐ ہیں مصباحِ بحر اور بر بھی
مجیب و مُجاب و غیاث و مُبلّغ — محمدؐ ہر اک شئے سے ہیں باخبر بھی
مقدس بہت عائشہ کا ہے حجرہ — محمدؐ ہیں، بو بکرؓ ہیں اور عمرؓ بھی
جہاں تذکرہ ہو خدا کا، وہیں پر — محمدؐ کا ہو ذکر آٹھوں پہر بھی
ہیں مشہود و شاہد بھی مَھدی و ہادی — محمدؐ ہیں ناصح و مُصلح و بَر بھی

۱۹۱۲-۱۲-۱۲

تم نبیوں میں ہو مُفتخر مصطفیٰ — کون ایسا بشر معتبر مصطفیٰ

دل ہے مجروح ، زخمی جگر مصطفیٰ — ان کا شافی خدا ، چارہ گر مصطفیٰ

وہ بشر جو ہے لاریبؔ خیر البشر — جسمِ انساں میں فوق البشر مصطفیٰ

میری دنیا سنور جائیگی ، دِین بھی — "ڈال دیجے کرم کی نظر مصطفیٰ"

آپ کو بھیج کر رب نے احساں کیا — ورنہ گمراہ تھا ہر بشر مصطفیٰ

آپ کے خُلق سب مثلِ قرآن ہیں — خوب سے خوب تر ، خوب تر مصطفیٰ

آپ کا نہ مثیل و نظیر و جواب — ہے مقابل نہ کوئی بشر مصطفیٰ

آپ کے نور کے ہی ہیں پر تُو سبھی — یہ نجوم اور شمس و قمر مصطفیٰ

چشمِ رحمت اگر ہو تو آباد ہو — سُونا سُونا ہے دل کا نگر مصطفیٰ

اس پہ فضلِ خدا ہو یقیناً سدا — آپ کی جو چلے گا ڈگر مصطفیٰ

ہے مواجہ کو دل دیکھنے مضطرب — پھر بلالیجے بارِ دگر مصطفیٰ

میرے گھر میں تمہارا بیاں روز و شب — میرے دل میں تمہارا ہے گھر مصطفیٰ

ہادیؔ میرا یہ ایمان و اِیقان ہے — ہے خدا بھی اُدھر ہیں جدھر مصطفیٰ

۱۱-۱-۱۴۱۱ھ

کیا پیدا خدا نے نورِ احمد ہی اوائل میں — محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ ہیں پہلی منزل میں

ہے نعتِ پاک کی نورانی محفل۔ ہے یقیں سب کو — ہیں احمد مجتبیٰ تشریف فرما آج محفل میں

خدا نے مختلف انداز میں تعریف کی ان کی — ضحیٰ، یٰسٓ و طٰہٰ میں ہے اور ساتوں منازل میں

نہ کوئی شبہ برابر کا، نہ شاہنشاہ ہمسر کا — نہیں کوئی نبی بے شک محمد کے مماثل میں

تواضع، حلم و عفو، میزبانی، حسن، صبر و شکر — خدا نے ہر نبی کی دی صفت انسان کامل میں

جنھوں نے کر دیا زخمی، دعائیں دیں انھیں شہ نے — ہے ظاہر اس سے، کتنا رحم تھا سرکار کے دل میں

ہوئے لاکھوں بشر اور تا قیامت ہوویں گے لیکن — "نہیں کوئی بشر بے شک محمد کے مقابل میں"

کہا قرآں میں صلّوا علیہِ تسلیما رب نے — درودوں اور سلاموں کی ہو کثرت آج محفل میں

شجر نے خم کئے سر، سنگ ریزوں نے پڑھا کلمہ — عیاں شانِ خدا تھی معجزاتِ شاہِ کامل میں

نہ دوزخ کا کوئی ڈر اور نہ مجھ کو خوف محشر کا — ہیں ختم المرسلیں مشکل کشا ہر ایک مشکل میں

کریں تعریف آقا کی، نہیں جرأت کسی کی بھی — کہ قرآں پورا ہے رطب اللساں ان کے شمائل میں

ہے اسماء النبی میں خیر بھی، برکت بھی، رحمت بھی — محمد، احمد و حامد، شفیع و نور و عادل میں

کہاں غورث(۱) سے یہ سرکار نے "مَن یَّمنعکَ منّی" — یہ سن کر رعب اک دم چھا گیا تھا قلبِ قاتل میں

شبِ معراج میں رب جانے یا محبوبِ رب جانیں — عیاں کتنے ہوئے اسرار، رب میں اور واصل میں

بلا لیجئے مدینے میں خدارا یا رسولَ اللہ!
جدائی کی نہیں ہے تاب اب بادیؔ بسمل میں

۲۲-۱۲-۱۴۱۲ھ

(۱) غورث بن حرث کافر نے بحالتِ نیند حضورؐ پر تلوار سے حملہ کرنا چاہا مگر حضورؐ بیدار ہو کر تلوار لے لئے تو غورث کانپنے لگا

محبتِ شہِ ذیشاں میں شادمانی ہے
اطاعتِ شہِ شاہاں میں کامرانی ہے

خدا ملا ہمیں ، اسلام اور قرآں بھی
" شہِ اَنام کی ساری یہ مہربانی ہے "

بلاکے جلوہ دکھایا ہے بے طلب حق نے
سوالِ دید پہ اظہار لَن ترَانی ہے

ہر ایک چشم کو نورِ نبی دیا رب نے
یہ پتلی میمِ محمدؐ کی اک نشانی ہے

نبی کے حسن کے آگے خجل ہیں شمس و قمر
ہر ایک گُل کی نزاکت بھی پانی پانی ہے

کتاب حق کی ، جو لاریبَ فیہِ ہے ساری
کلام اَحدؐ کا ہے ، احمد کی ہی زبانی ہے

کرو ہمیشہ محمدؐ کا تذکرہ ہادیؔ
نبی کے نام سے برکت ہے ، شادمانی ہے

۱۴-۴-۱۴۱۳ھ

روضے کی جالی سے آنکھوں کو لگالوں تو چلوں
حالِ دل اپنا میں آقا کو سنالوں تو چلوں

گنبدِ خضریٰ کے اور مسجدِ نبوی کے تمام
پاک نظاروں کو نظروں میں جمالوں تو چلوں

خاکِ در آپ کی، سرمہ ہے مری آنکھوں کا
خاکِ در پلکوں سے اپنی میں اٹھالوں تو چلوں

منبر و حجرے کے ہے بیچ ریاضُ الجنّۃ
بارہا اپنی جبیں یاں میں جھکالوں تو چلوں

کاسۂ دل کو نہ لے جاؤں گا خالی یاں سے
" جلوۂ حسنِ نبی دل میں جمالوں تو چلوں "

مُضطرب دل ہے بہت، آنکھیں بھی نم ہیں ہادیؔ
وقتِ رخصت میں ذرا خود کو سنبھالوں تو چلوں

۲۴-۵-۱۴۱۳ھ

خالقِ کُل کا شاہکار کہاں ؟ — کُنْتُ کَنزاً کا رازدار کہاں ؟

یاد پر حاضری ہوئی، ورنہ — "میں کہاں اور یہ دیار کہاں ؟"

آپ کا در سکون کا مرکز — ایسا ملتا مجھے قرار کہاں

پائے اقدس سے مجھ کو نسبت ہے — اس سے بڑھ کر صد افتخار کہاں ؟

سن اے رضوان! تیری جنت میں — ایسا کوچہ کہاں ؟ دیار کہاں ؟

جیسا گزرا ہے وقت طیبہ میں — ایسے دن رات شاندار کہاں

کس کو دکھلائیں داغ سینے کے ؟ — ہم سنا آئیں حالِ زار کہاں ؟

ساتھ نَعلَین عرش پر آؤ — یہ ندا آئی بار بار کہاں ؟

ق

چھوڑو نَعلَین طور پر آؤ — فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ(۱) کی پکار کہاں ؟

یاد اُمت کو ہر جگہ رکھا — آپ سا کوئی غم گسار کہاں ؟

تھے تصرف میں آسمان و زمین — دوسروں کو یہ اختیار کہاں ؟

تھے جو رحمت کے سائے میں ہردم — ان کا سایہ تھا آشکار کہاں ؟

صاحبِ تاج، صاحبِ معراج — ایسے رتبہ کا تاجدار کہاں ؟

ساتھ چھوڑا نہ بعدِ مُردن بھی — مثلِ صدیقؓ یارِ غار کہاں ؟

عدل و انصاف میں عمرؓ جیسا — عادل و خیر و جاں نثار کہاں ؟

حضرت عثمانؓ جامعُ القرآنؓ — اِن کے مانند دین دار کہاں ؟

کوئی ثانی نہ تھا شجاعت میں — مرتضیٰؓ سا وفا شعار کہاں ؟

دوشِ اقدس پہ شبّرؓ و شبیرؓ — ایسی تقدیر کے سوار کہاں ؟

نعتِ احمد کہاں ؟ کہاں ہادیؔ

نورِ پیکر کہاں ؟ غبار کہاں ؟

۱-۳-۱۴۱۴ھ

(۱) طٰہٰ (ت ۱۲)۔

وَالَّیلُ گیسو وَالضُّحیٰ چہرہ حضور کا
قرآن پاک پورا سراپا حضور کا

نظروں میں نقشہ گنبدِ خضریٰ کا ہے جما
" دل میں بسا ہوا ہے مدینہ حضور کا "

ہے سر کی جتنی اہمیت، انساں کے جسم میں
مسجد میں اس طرح سے ہے روضہ حضور کا

شاہد ہے نَصّ فِیْ رَسُولِ اللہِ اُسْوَۃٌ (۱)
کافی ہے ہم کو اسوۂ حَسَنَہ حضور کا

فردوس کی نہ اس کو تمنا ہو عدن کی
جس کو ملے نصیب سے کوچہ حضور کا

غصے سے قتل کرنے کو نکلے عمر مگر
اسلام لائے ، دیکھا جو چہرہ حضور کا

انساں طواف کرتے ہیں کعبے کا روز و شب
لیکن طواف کرتا ہے کعبہ حضور کا

سارے رسول مقتدی ، تھے مقتدا حضور
خود رب نے ہی بتا دیا رتبہ حضور کا

موزونیت تھی قد کی ، صحابہ کے درمیاں
کچھ اس طرح تھا قامتِ زیبا حضور کا

ہادیؔ یہ بات کہتا ہے لاریب بالیقین
ثانی نہ تھا ، نہ ہے ، نہ ہی ہو گا حضور کا

۲۴-۴-۱۴۱۴ھ

(۱) الاحزاب - ت ۲۱ -

رسولوں کی ہدایت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے — نبیوں کی نہایت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

عظیم المرتبتؐ، اعلیٰ صفت، مخصوص بارحمت — کہ ذی اعزاز و عظمت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

نہیں مخصوص فرقے، قوم و خطّے کے لیے بلکہ — "زمانے بھر کی رحمت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

شفاعت سے کروڑوں کو وہ بخشائیں گے محشر میں — کلیدِ بابِ جنت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

ہے ارشاد آپ کا اَللہُ مُعْطِیْ اَنَا قَاسِمُ (۱) — کہ ذی قدرت و شوکت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

جو یوسفؑ دیکھ لیں حسنِ محمدؐ لازماً کہ دیں — بہت ہی خوب صورت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

امامِ مسجدِ اقصیٰ بنے معراج کی شب میں — کمالِ اوج و رفعت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

انھیں بھیجا بنا کر رحمۃً للعالمیں (۲) رب نے — کہ بس رحمت ہی رحمت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

ہوا تحویل قبلہ آپ کی مرضی سے ہی بے شک — سراجِ بحرِ ظلمت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

ملا اللہ، ملا قرآں، ملا اسلام اور ایماں — ہدایت ہی ہدایت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ (۳) آیا جن کی شان میں ہادی
وہی اسرارِ قدرت ہیں محمدؐ مصطفیٰ میرے

۶-۴-۱۴۱۵ھ

(۱) حدیث شریف (۲) الانبیا (۱۰۷) (۳) النجم - (۹)۔

توفیقِ عمل یا رب ہر اک کو سدا دینا
قرآن پہ ، سنت پہ ہم سب کو چلا دینا

اللہ و نبی کی ہے طاعت میں فلاح اپنی
ارشاد یہ رب کا ہے ہر اک کو سنا دینا

طائف کے سفر سے تو یہ درس ملا ہم کو
پتھر جو تمہیں مارے ، تم اس کو دعا دینا

لمحاں کا تقاضہ ہے اس دَور میں مسلم سے
" آقا کی محبت میں اپنے کو مٹا دینا "

تعلیم ہمیں دی یہ ، سرکارِ مدینہ نے
دل جو بھی شکستہ ہو تم اس کو جڑا دینا

یہ شیوہ مسلماں کا ہرگز نہیں اے ہادیؔ!
غیروں کی محبت میں اپنوں کو بھلا دینا

۲۳-۴-۱۴۱۶ھ

دنیا ہے مدینے میں، عُقبیٰ ہے مدینے میں
ایمان کا سرمایہ کیا کیا ہے مدینے میں

فردوس کو جانے کا رستہ ہے مدینے میں
انوارِ خدا کا اک دریا ہے مدینے میں

جس ذاتِ مقدس پر اللہ کا سایہ ہے
بے سایہ وہ نورِ کُل رہتا ہے مدینے میں

کعبہ تو ہے مکے میں، کعبے کا جو کعبہ ہے
"سرکارِ دوعالَم کا روضہ ہے مدینے میں"

کملی میں چھپائیں گے ہر اک کو مرے آقا
مُزَّمِّل و مُدَّثِّر، طٰہٰ ہے مدینے میں

ہر اک کی تمنا ہے دیدار ہو گنبد کا
ہر ایک کا ماویٰ اور ملجا ہے مدینے میں

بیمار ہو گر کوئی جسمانی یا روحانی
ہر اک کو شِفاء دینے والا ہے مدینے میں

کیا کہیۓ نصیب اُن کے رہتے ہیں جو طیبہ میں
بس پیشِ نظر اُن کے روضہ ہے مدینے میں

تقسیم[1] میں کرتا ہوں دیتا ہے مگر اللہ
ہادؔی کہو کیا قدرت والا ہے مدینے میں

۲۵-۴-۱۴۱۶ھ

(۱) حدیث شریف۔

آقا کا مرے رتبہ کیا ارفع و اعلیٰ ہے
یہ جاننے والا بس اللہ تعالیٰ ہے

فرقت میں شہہِ دیں کے دل میں مرے چھالا ہے
زخمی ہے جگر، آہ وزاری بھی ہے نالا ہے

لماں کی دعائیں دیں، دُشنام کے بدلے میں
آقا کے کرم کا بھی انداز نرالا ہے

سرکار کی عظمت کا قائل نہیں جو، اس کی
آنکھوں پہ بھی پردہ ہے اور دل پہ بھی تالا ہے

ایسے بھی حفاظت کی ہے رب نے محمدؐ کی
انڈے ہیں کبوتر کے اور مکڑی کا جالا ہے

آلامِ زمانہ یا آفاتِ سماوی ہوں
"یادِ شہہِ طیبہ نے ہربار سنبھالا ہے"

ہو حُبِّ نبی دل میں، خواہش ہے جو جنت کی
سرکار کی الفت ہی جنت کا قبالہ ہے

ہر سائل و مسکیں کو ہوتی ہے عطا ہردم
در سے کبھی آقا نے خالی نہیں ٹالا ہے

دل جب بھی مدینے میں بے چین ہوا ہادیؔ
جالی سے لپٹ کر ہر ارمان نکالا ہے

۱۸-۴-۱۴۱۷ھ

رتبہ اعلیٰ جو سرکار کا کر دیا
رب نے انسانیت کا بھلا کر دیا

پنج وقتہ نمازوں کا تحفہ عظیم
حق نے نزدیک اپنے بلا کر ، دیا

حکمرانی ، نبوت ، شَفاعت ، کرم
" ان کو خالق نے سب کچھ عطا کر دیا "

عرش سے فرش تک ، تَحتؔ سے فَوقؔ تک
اُن کو سب پر تصرُّف عطا کر دیا

اپنے اخلاق سے اور قرآن سے
زندگی کا سلیقہ عطا کر دیا

مجھ پہ ہادؔی بڑا فضلِ باری ہے یہ
اُن کے در کا جو مجھ کو گدا کر دیا

۱۳-۵-۱۴۱۷ھ

نَظمیں

"تحیاتِ ہادی"

ہادیؔ قادری

	صفحہ
۱۔ اسماءُ الحسنیٰ۔	۴۱
۲۔ بیانوے اشعار میں حضور اکرمؐ کی سوانح عمری۔	۴۳
۳۔ روضہء اطہر۔	۵۲
۴۔ احمدؐ ہیں کون؟	۵۳
۵۔ مسجدِ نبویؐ۔	۵۴
۶۔ معجزاتِ نبویؐ۔	۵۵
۷۔ کعبۃ اللہ میں۔	۵۶
۸۔ مُطاف۔	۵۷
۹۔ صحنِ حرم کے بیچ۔	۵۸
۱۰۔ ءَ اِلٰہٌ مَعَ اللہِ۔	۵۹
۱۱۔ رمضان کا مہینہ۔	۶۱
۱۲۔ مقامِ شبِ قدر۔	۶۲
۱۳۔ شبِ معراج۔	۶۳
۱۴۔ فوائدِ نماز۔	۶۴
۱۵۔ بارہ مہینے۔	۶۵
۱۶۔ یاد کرلینا۔	۶۶
۱۷۔ پندرھویں صدی ہجری کا پیغام۔	۶۷
۱۸۔ اے مسلمان! سب تیرے لئے۔	۷۰
۱۹۔ اللہ کا وعدہ۔ ہر انسان کے لئے۔	۷۱
۲۰۔ مسلمانوں سے خطاب۔	۷۲

اسماءُ الحسنیٰ

خدائے قدس کے اسماء اعلیٰ اور کریم
بغیر ریب و گماں ہے ہر ایک اسم عظیم

ہو اس کے ذات کی تعریف کس بشر سے بھلا ؟
صفات کی کرے توصیف کون فرد رقیم

اگر قلم ہوں درختوں کے اور بحور مداد
تو پھر بھی کر نہ سکیں اس کی نعمتوں کو رقیم

کہا حضور نے " اللہ کے ایک کم سو نام
جو یاد کرلے وہ داخل ہو سوئے خلد نعیم

اِلٰہ بھی وہی اللہ اور مَلِکْ ، قدّوس
سلام و مومن و رحمٰن اور عزیز و رحیم

وَدود و ماجد و واجد ، صمد و بَر ، واحد
علی ، ولی و قوی و غنی و حَی و حلیم

مُحیِ ، مُمیت ، مؤیِّد ، مُعز ، مُذِل ، مُبدی
سمیع ، بصیر ، لطیف و خبیر ، حقّ و علیم

وہ جامع ، مانع و نافع ہے رافع اور واسع
بدیع ، رقیب ، مجیب و حسیب و عفو و عظیم

رءوف و خافِض و قابِض و باعِث و وارِث
حفیظ و باسط و مُقسِط ، مُقیت اور کریم

وہ ہے مجید و حمید و رشید اور شہید
وہ مُنتقم ہے مُقدِم ، متین و حَکم و حکیم

غفور و نور و شکور و صبور اور غفار
ہے ضار و قادِر و قہار و مُقتدِر و رحیم

مُہیمن و متکبّر ، مُصوّر و جبّار
جلیل و خالق و رزّاق اور وکیل و حلیم

مؤخّر ، اول و آخر و ظاہر و باطن
کبیر بھی ہے وہ وہّاب اور عدل و علیم

وہ ذوالجلالِ و الاکرام ، مالک الملک ہے
اور اس کے نام ہیں فتّاح ، قیوّم اور کریم

وہ باری ، باقی و توّاب ، والی و مُحصی
وہ مُغنی و مُتعالی و ہادی اور حکیم

یہ جتنے بالا ہیں اسماء ایک کم سو ہیں
علاوہ اِن کے کئی نام بھی ہیں اس کے عظیم

وہ ربِّ کعبہ بھی حنّان و مُنزِلُ القرآن
حَفی و مانع و دیّان اور جواد و سلیم

اَعز، اَحد و اَبد، فَردو سیّد وصادق
جمیل و مُعطی و فاتح، کفیل و بار و قدیم

وہ مُستعان ہے بُرہان و اکرم و منّان
وہ ذُوالعُلیٰ بھی ہے ذُوالمجد، ربِّ عرشِ کریم

رفیع و دافع و سامع، سریع و قاہر بھی
نصیر و مولیٰ و خلّاق بھی قدیر و علیم

منیر و سبحان، منیب و مبین، ذُوالرحمۃ
قریب و دائم و قائم، اِلٰہ اور حکیم

مَلیک و عالِم و علّام، غافِر و قابِل
وہ ذُوالعقاب ہے ذُوالعرش، ذُوانتقام عظیم

سَریع حساب ہے ربِّ محمدؐ و خالق
محیط و اَحکم و اَرحم و قاسِم اور حلیم

حَرز، حسَن ہے سمیعُ الدعاء اور فعّال
وہ وَتر و نَہر و مدبّر و مُخرج اور رحیم

وہ ربُّ العزت و ھالِک ہے ربِّ جبرائیل
وہ ربِّ مشرق و مغرب ہے ربِّ عرشِ عظیم

وہ کافی، وافی و شاکر و فاطِر و باہر
وہ تام و حافظ و جاعل و عالِم اور علیم

وہ اعلیٰ، غالب و راشِد و اَحسن و اَسرع
وہ ذُوالمعارج و ذُوالطّول، اَعلم اور حلیم

روایتوں میں ہے اسماءِ(۱) ربِّ ارض و سماء
حدیث نبوی میں، قرآں میں بے شمار رقیم

کہ اسم اعظم ہے اللہ، حیّ و قیوم
مگر ہے اس کا ہر اک نام اعظم اور عظیم

خدایا تیرے ہی ناموں کا واسطہ تجھ کو
ذُنوب بخش ہمارے، کرم سے اپنے کریم

بوقتِ مَرگ زباں پر ہو کلمہ طیب
عذاب قبر سے ہم کو بچا کہ تو ہے رحیم

تو ہے غفور و غفّار، کر قبول دعاء
میں ہادؔی عاصی و عاجز، حقیر اور اَثیم

۱۶-۱۲-۱۳۹۰ھ

(۱) ان اشعار میں جملہ اسماء الحسنیٰ ایک سو نوے ہیں۔

بیانوے اشعار میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی سوانح عمری

حضور کا اسمِ مبارک محمدؐ: م + ح + م + د
۴۰ + ۸ + ۴۰ + ۴ = ۹۲

محمد عربی کی وہ شان ہے اعظم — خدا درود پڑھے جن پہ اور فرشتے بہم
نہ ہوتے آپ تو لاریب کچھ نہ ہوتا تھا — یہ کائنات، زمیں، چرخ، عرش و لوح و قلم
نہ ہوتے موسیٰؑ و یحییٰؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ — شعیبؑ و صالحؑ و یعقوبؑ ہوتے نہ آدمؑ
نہ ہودؑ ہوتے نہ اسحٰقؑ و لوطؑ و اسمٰعیلؑ — سلیمانؑ، یوسفؑ و داوٗدؑ، نہ ابنِ مریم
حضور آپ کا رتبہ تمام نبیوں سے — کیا ہے افضل و برتر و اعلیٰ ربِ ارم
جہاں بھی جب بھی سنو اسمِ احمدِ مرسَل — پڑھو درود، کہو صَلِّ عَلیٰ اور صَلعم
ہر اک نَفَس میں ہے ان کا ہے نور جلوہ کناں — وہ رہنے والے سماوی یا ارضی ہوں یا یم

ہے عبدِ ہادی کی کوشش، خدا قبول کرے
سوانح میں نے کیا اختصار سے ہے رقم

ولادت تا بعثت

تھی صبح پیر کی ، سن عیسیٰ پانچ سو ستر
ربیع اُولیٰ کی بارہ کو آئے وہ خاتم

نویدِ موسیٰؑ و عیسیٰؑ ، دعائے ابراہیمؑ
قرۃ عینؑ و لختِ دلِ بنی آدم

ہوئے تھے بعدِ ولادت یہ معجزے ظاہر
بجھا تھا فارسی آتش کدہ ، گرے تھے صنم

تھا دیکھا آمنہ نے نور از زمیں تا فلک
جہاں میں سیدی تشریف لائے تھے جس دم

تھا نام والدِ ماجد کا جن کے عبداللہ
انھوں نے اپنے پسر کو نہ دیکھا ، ہائے ستم

حلیمہ سعدیہ تھی واقعی سعیدہ زن
کہ ان کو مل گیا وہ ، جو تھا جوہرِ اعظم

صِغرسنی سے تھے منصف ، رضاعی بھائی کو
دئے تھے چھوڑ ثدی دوسری ، زِراہِ کرم

سنی حلیمہ نے جب شقِّ صدر کی تفصیل
تو آمنہ کے حوالے کیا زِ خوف و الم

تھی عمر آپ کی چھ سال ، والدہ گزریں
دُرِ یتیم ہوا پھر یسیر ، ہائے ستم

یتیمی اور یسیری میں لاڑ و پیار کہاں؟
مگر خدا نے اٹھائے تھے ان کے ناز و نعم

وہ بعد ماں کے ، رہے زیرِ پرورش جد کے
سدھارے عبد مطلب برس میں ملکِ عدم

سنبھالا پھر ابو طالب نے بعد دادا کے
کہ جو علیؑ کے تھے والد اور آپ کے تھے عم

تھی عمر آپ کی دس سال، شقِ صدر ہوا
دوبارہ دل سے نکالے گئے غضب و ستم
خدا نے ان کو ہی دی بعد میں زِمامِ زَماں
جو ابتدا میں تھے راعئ نعج و کبش و غنم

حیا و شرم کے پیکر ، محافظِ عصمت
سن ترعرع[1] سے تا انتقال تھے ہر دم

رہا شباب میں پھر مشغلہ تجارت کا
گئے برائے تجارت بلادِ عرب و عجم

امانت اور صداقت کے معترف دشمن
پکارتے امیں ، صادق بجائے اسمِ علم

شریک آپ تھے حربِ فجار و حلفِ فضول
مدد میں آگے تھے مظلوم کے بنی ہاشم

بوقتِ عقد تھی پچیس سال عمرِ حضور
خدیجہ بنت خویلد تھیں وہ جمع سی ام

دو لڑکے آپ کے تھے قاسم اور عبداللہ
صِغر سنی میں ہی دونوں سدھارے ملکِ عدم

بنات چار تھیں زینبؓ و رقیہؓ و کلثومؓ
تھیں چھوٹی فاطمہؓ ان سے نسل ہے قائم

بڑھا تنازہ جب حد سے حجرِ اسود کا
فراستِ شہِ بطحیٰ سے ٹل گیا اک دم

تھے سیّئات ہزاروں عرب قبائل میں
کہ ختم کیسے ہوں؟ یہ سوچتے شفیعِ امم

یہ سوچ لے گئی پھر آپ کو حِرا کی طرف
خدا کی یاد اور امت کی فکر تھی ہردم

(۱) مسیں بھیگنے کا زمانہ (آغازِ شباب)

بعثت تا ہجرت

وہیں بنایا نبی ، چہل سال میں رب نے
یہ پانچ آیتیں بھیجیں زِ اِقرا تا یَعلم

حرا سے آئے نبی کانپتے ہوئے گھر کو
جو سردی کم ہوئی تفصیل پھر کہے اس دم

سنیں خدیجہؓ تو ایماں لائیں اور بولیں
وہ وَحدَہٗ ہے اور آپ اس کے ہیں نبی اکرم

ہیں مونس آپ یتامیٰ کے اور اَیامیٰ کے
نہیں کرے گا خدا مبتلائے رنج و الم

سنا جو وَرقہ (۱) نے تو کہہ دیا " مبارک ہو
تمہیں خدا نے بنایا ہے مصلحِ اعظم

وحی جو لاتا تھا عیسیٰؑ پہ ہے فرشتہ یہی
رسول آپ ہیں اور سب رُسل کے ہیں خاتم (۲)

یقین لائے ، پڑھے کلمہ " جب سنے بوبکرؓ
علیؓ (۳) و زیدؓ (۴) بھی ایماں لالئے اُس دم

پھر اس کے بعد یہ تعداد رفتہ رفتہ بڑھی
مگر مہینوں گزرنے کے بعد بھی تھے کم

سنایا آپ نے پیغامِ حق اَعِزہ کو
سعید لالئے ایماں، شقی ہوئے برہم

چچا حضور کے حمزہؓ پھر ان کے بعد عمرؓ
ہوئے مسلماں، تو اسلام بھی تھا مستحکم

رسولِ پاک کو اور مومنین کو کُفار
ستائے حد سے سوا، توڑے ان پہ کوہِ ستم

مقاطعہ کیا سب اہلِ مکہ نے سہ سال
اٹھائے شعب میں محصور ہو کے غم و الم

وفات پائے ابو طالب اور خدیجہؓ بھی
کہ ایک سال میں دودو ملے حضورؐ کو غم

کیئے نکاح نبی سودہؓ بنتِ زمعہ سے
جو تیس سال کی تھیں، مہر چار سو درہم

تھیں زوجہ تیسری صدیقہ دخترِ صدیقؓ
لقب حُمیرا تھا، نام عائشہؓ، قبیلہ غَنم (۵)

نکل کے مکے سے طائف گئے بلاغ کو آپ
وہاں سے لوٹے تو ایسے زخمی دونوں قدم

کہا فرشتہ پہاڑوں کا "حکم دیں گر آپ
ملاکے کوہ کروں اہلِ طائفہ کو بھسم"

کہا مجسمِ رحمت نے "ہے یقیں مجھکو
کہ ان کی نسل مسلمان ہو بفضلِ کرم"

پچاس سال کے سن میں عطا ہوئی معراج
امامِ مسجدِ اقصیٰ بنے شفیعِ اُمم

نماز فرض کیا رب نے پنج گانہ یہیں
زمیں سے عرش تلک جاکے آئے وہ خاتم

تھے عُقبہ اولیٰ کی بیعت میں مشرکیں بارہ
جو اَوس و خَزرجِ یثرب کے تھے قبیلے اہم

تھے عُقبہ ثانیہ میں ستّر اور دو افراد
نبی کے دست پہ بیعت کیئے جو حج میں بہم

---

(۱) ورقہ بن نوفل۔ حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی اور انجیل کے عالم تھے۔
(۲) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۳) علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔
(۴) حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ (حضور کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے) (۵) غَنم بن مالک۔

ہجرت تا رحلت

ستایا حد سے زیادہ جو کافروں نے انھیں
تو حکمِ رب ہوا ہجرت کریں شفیعِ اُمم

تھے گھیرے مکے کے کفار گھر، شبِ ہجرت
حضور آیتیں پڑھتے نکل گئے اک دم

تھے غارِ ثور میں صدیقؓ آپ کے ہمراہ
قیام اس میں کئے تین رات دن باہم

سُراقہ (۱) پیچھا کیا، آپ نے بلا کے کہا
"تجھے تو کسریٰ کے کنگن کی ہے بشارت اہم"

مدینہ جانے سے پہلے قُبا میں ٹھہرے تھے
کہ میزبان بنی عمرو (۲) کے تھے ابنِ ہَدم

حضورؐ نے یہاں بنیاد ڈالی مسجد کی
کیا ہے تذکرہ توبہ (۳) میں ربِ عرش و قلم

قبا سے آئے مدینہ، جہاں ابو ایوبؓ (۴)
تھے سات ماہ تلک میزبانِ شاہِ اُمم

مہاجرین و انصار میں مدینے کے
کہ بھائی چارہ کیا پہلے، کام تھا یہ اہم

سَہل، سُہیل سے پھر آپ نے خریدی زمیں
بنائے مسجدِ نبوی وہاں نبی اکرم

چبوترہ بھی تھا بنوایا صحنِ مسجد میں
جہاں پہ رہتے غریبُ الدیار لوگ بہم

ابوھریرہؓ و سلمانؓ اور صُہیبؓ و اَنسؓ
تھے اہلِ صُفہ میں شامل کئی صحابہ اہم

مدینہ بن گیا چھوٹی ریاستِ اسلام
جہاں تھے سارے مسلمان امن سے باہم

تھی آرزو یہ نبی کی کہ قبلہ ہو تحویل
خدا نے قبلہ کیا کعبہ یعنے بیتِ حرم

تھے جنگِ بدر میں اصحاب تین سو تیرہ
حضور سجدے میں گر کر دعا کئے اس دم

خدا نے فتح دی ان کو ہزار کے اوپر
تھے واپسی میں نبی اور صحابہ خوش خرم

نبی نکاح کئے فاطمہؓ کا حیدرؓ(۵) سے
نہ طمطراق تھا اس میں نہ واہیات رسم

تھی چارپائی ۔ گھڑے ۔ گدا ۔ چکیاں ۔ تکئے
تھے کائنات کے مالک ، جہیز سادہ بھی کم

کیا خدا نے فرض روزے ماہ رمضاں میں
اور اس کے بعد دیا عیدِ فطر ۔ عید اہم

اُحد کے غزوہ میں تھے مشرکین تین ہزار
صحابہ سات سو، سامانِ جنگ بھی تھا کم

نبی مقابلہ کروائے رافعؓ(۶)، سمرہؓ(۷) میں
شریکِ جنگ ہوئے دونوں، جب کہ عمر تھی کم

نبی کا اپنے بس اک حکم ٹال دینے پر
صحابہ ہو گئے پریشاں، اٹھائے غم و الم

حضورؐ زخمی ہوئے، غل ہوا، شہادت کا
خبر یہ پہنچی مدینہ تو مچ گیا ماتم

ہوئے شہید اُحد میں صحابہ بھی سترؓ
تھے ان میں حضرتِ حمزہؓ جو تھے حضور کے عم

بنو نضیر ، قریظہ و قینقاع یہود
جلا وطن کئے سازش پہ ان کو شاہِ امم

یہود و مکے کے کفار مل کے جنگ کئے
نبی نے رائے لی ، خندق کھدادئے اس دم

مہینے بعد خدا کی طرف سے آندھی چلی
یہود و مشرکیں بھاگے ، اٹھاکے رنج و الم

حُدیبیہ کی ہے مشہور بیعتِ رضواں
حضورؐ صُلح کئے ، بھیجا فتح(۸) ربِ قلم

حبش و روم و ایران و مصر اور بحرین
خطوط بھیج کے سب کو دئے پیام اہم

حضورؐ ساتھ صحابہ کے پہنچے خیبر، واں
کئی یہودی قبائل تھے مل گئے باہم

علیؑ کے ہاتھ پہ قلعہ قموص فتح ہوا
نبی نے عمرہ کیا بعد ، جاکے بیتِ حرم

تھے جنگِ مُوتہ میں عیسائی ایک لاکھ مگر
کئے قلیل صحابہ وہ فوج کو برہم

حضورؐ مکہ گئے ، دس ہزار مسلم ساتھ
معاف سب کو کئے ، کعبے سے نکالے صنم

کئی قبیلے مسلماں ہوئے ، پھر اس کے بعد
حُنین غزوہ ہوا ، پھر ثقیف اٹھے دوم

تبوک پہنچے ، صحابہ تھے ساتھ تیس ہزار
ہوئی نہ جنگ تو واپس ہوئے شفیعِ امم

منافقوں نے بنائی مدینے میں مسجد
نبی کے حکم سے ڈھادی گئی ضِرار(۹) اک دم

فرض زکواۃ ہوئی پہلے ۔ آخری میں حج
یہ دونوں ان کے لئے ، مستطیع ہوں جو بہم

نبیؐ نے تین سو اصحاب بھیجے کہ کو
تھے میرِ قافلہ بو بکرؓ ، پہلا حج تھا اہم

نبیؐ نکاح کئے بعد ہجرتِ بطحیٰ
مُجویریہؓ و صَفیہؓ و حَفصہؓ سَلمہؓ حرم

حبیبہؓ زینبؓ و میمونہؓ ، زینبؓ بنتِ جَحش (۱۰)
اور اک تھی ماریہ قبطی کنیزِ شاہِ امم

نبیؐ کے تیسرے بیٹے کا نام ابراہیم
کہ تین سال میں رحلت ، نبیؐ اٹھائے الم

حضورؐ حج کئے دس ہجری میں وداعی حج
فرض ادا کئے اصحاب ایک لاکھ بہم

نویں ذی حجہ کو عرفات ، جبلِ رحمت پر
طویل خطبہ دئے ، بولے ساری باتیں اہم

علیل آپ ہوئے گیارہ ہجری ماہِ صَفر
وصال بارہ ربیع اولیٰ پائے وہ خاتم

پڑھی نمازِ جنازہ صحابہ تیس ہزار
ہے حجرہ عائشہؓ کا خواب گاہِ شاہِ امم

خدایا واسطہ تجھ کو نبیؐ کا ، آل کا بھی
خطائیں بخش دے ہادیؔ کی ساری ، کر کے کرم

---

(۱) سُراقہؓ بن مالک بن جعشم (۲) کلثومؓ بن ہدم (قبیلہ عمرو بن عوف کے سردار) (۳) سورۂ توبہ - پارہ ۱۱ ۔
(۴) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ (۵) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ۔
(۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ (۷) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (۸) سورۂ فتح (پ ۲۶) ۔
(۹) سورۂ توبہ آیت ۱۰۷ (۱۰) زینبؓ بنت خزیمہ ۔

۲۰-۱۲-۱۳۹۰ھ

روضۂ اطہر

روضہ اطہر پہ کیسی بارشِ انوار ہے — گنبدِ خضرا پہ قرباں ہونے دل تیار ہے
جو زمیں ہے روضہ اقدس کی بے شک وہ زمیں — کعبۃ اللہ سے بھی ہے ممتاز اور ابرار ہے
ہے یہاں مسکن نبی کا جو ختم المرسلین — نام ہے جن کا محمد، احمد و مختار ہے
جب مواجہ کے مقابل آئے کوئی امتی — تب ادب سے ٹھہرے کیونکہ یہ بڑا دربار ہے
ہے یہ فرمانِ خدا لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ — ہے یہاں ممنوع جو بھی زور کی گفتار ہے
پھر ذرا ہٹ کر پڑھیں ان پر سلامِ با خلوص — نام ہے بو بکرؓ جن کا جو رفیقِ غار ہے
اور ذرا سیدھی طرف ہٹ کر پڑھیں ان پر سلام — نام جن کا ہے عمر فاروقؓ باکردار ہے
کیسے خوش قسمت ہیں پہلوئے نبی مدفن بنا — اور بروزِ حشر تو فردوس بھی تیار ہے
ان کے اوپر ہیں فدا امی ابی اہل و عیال — ان پہ قرباں مال بھی اور جان بھی تیار ہے
"باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار" — رمز یہ سمجھے گا جو بھی دانا اور ہشیار ہے

روضہ اطہر کی تینوں ہستیاں ہادی عظیم
ان کی گر نظرِ عنایت ہو تو بیڑا پار ہے

۳۰-۱-۱۳۹۶ھ

احمد ہیں کون؟

احمد ہیں کون؟ باعثِ تخلیقِ کائنات
محمود کون؟ رحمتِ عالم ہے پیاری ذات

خورشید کیا ہے؟ پرتوِ روئے محمدی
مہتاب کیا ہے؟ عکسِ جمالِ محمدی

قرآن کیا ہے؟ صرف سراپا رسول کا
یہ کائنات کیا ہے؟ تصدق رسول کا

آئینہ کیا ہے؟ ایک تبسم حضور کا
عرقِ گلاب کیا ہے؟ پسینہ حضور کا

یاقوت کیا ہے؟ پَرتوِ دندانِ مصطفیٰ
جبریل کون؟ خادم و دربانِ مصطفیٰ

ہے مشک کیا؟ حضور کے کوثر کی خاک ہے
کیا زعفران؟ نقشِ کفِ پا کی خاک ہے

کیا ہے شفق؟ ہے چشم کی سرخی رسول کی
کرنیں ہیں کیا؟ ہے تلوے کی سرخی رسول کی

جنت ہے کیا؟ مدینے کا کوچہ ہے بالیقیں
روضہ ہے کیا؟ ہے کعبے کا کعبہ ہی بالیقیں

ہے برق کیا؟ جلال کا پَرتو حضور کا
بارش ہے کیا؟ جمال کا مظہر ہے نور کا

حامد ہیں کون؟ راہِ ہدیٰ ساقیٔ کوثر
احمد ہیں کون؟ راہ نما، ہادی و رہبر

۲۷-۶-۱۴۱۷ھ (مدراس)

مسجدِ نبوی

مسجدِ نبوی کی کیا توصیف مجھ سے ہو بیاں
ہے یہ منسوبِ نبی، عظمت اسی سے ہے عیاں

جب مدینہ آئے ہجرت کرکے مکہ سے نبی
ڈالے مسجد کی یہاں بنیاد ختمِ مُرسلاں

تھی زمیں حضرت ابو ایوبؓ کے گھر کے قریں
تھے سُہیل و سَہل مالک دو یتیماں نوجواں

تحفۃً دونوں زمیں کی پیش کش تو کی مگر
قیمتاً اس کو خریدے سرورِ کون و مکاں

خود لئے حصہ نبی تعمیر میں نفسِ نفیس
اور صحابہ سارے مل، تعمیر کی مسجد وہاں

کچی اینٹوں میں ملا کے گارا دیواریں بنیں
اور کھجوروں کے تنوں کے کچھ ستوں بھی تھے وہاں

برگِ خرما کا تھا چھپر، فرش بس مٹی کا تھا
چھت ٹپکتی، تب بھی سجدہ کرتے شاہِ انس وجاں

"میری مسجد میں جو اک رکعت پڑھے اس کو خدا
دے ہزاروں رکعتوں کا اجر اس کو بے گماں"

"میرے گھر اور میرے منبر کے میاں ہے جو جگہ
ہے "ریاضِ جنۃ" - ہے فرمانِ شاہِ دو جہاں

عائشہؓ کا حجرہ ہے منبر کی بائیں سمت میں
اب جہاں آرام فرما ہیں شہِ کون و مکاں

آپ کی بائیں طرف بو بکرؓ بھی ہیں اور عمرؓ
ہیں مقدس حجرہ۔ انور کی تینوں ہستیاں

عائشہ، حنّانہ، حَرس و بو لبابہ اور وُفود
ہے سریر اک نام، جملہ چھ ستوں ہیں بے گماں

اک ستونِ جبرئیل ہے اک مقامِ جبرئیل
سامنے اصحابِ صُفہ کا ٹھکانہ ہے عیاں

چار در مشہور ہیں بابُ السلام و جبرئیل
بابِ بو بکر اور ہے بابُ النساء پارینہ یاں

اک ہے محرابِ تہجد، ایک محرابِ نبی
تیسرا عثمانی(۱) اور چوتھا سلیمانی(۲) یہاں

مسجدِ نبوی کی وسعت کی گئی ہر دور میں
کی عمر، عثماں، ولید(۳)، و مہدی(۴) عباسیاں

پھر ملِک ناصر(۵)، محمد بن قلاوون(۶) اور سَلیم(۷)
تُرک شہ عبدالمجید(۸)، ابنِ سعود(۹) سرداں

مسجدِ نبوی کی موجودہ ہے تزئینِ جدید
خوب صورت ہوگئی اور دل کشی بھی ہے عیاں

ہے شمالاً اور جنوباً دور تک توسیع بھی
دس ہیں در، مینار دس ہیں اور چوالیس کھڑکیاں

مسجدِ نبوی کو جانے کی خدا توفیق دے
کردے ہادیؔ کی دعا مقبول خلاقِ جہاں

۲-۲-۱۳۹۶ھ

---

(۱) حضرت عثمان غنیؓ (۲) سلطان سلیمان (۳) ولید بن عبدالملک (بنی امیہ کا بادشاہ)۔
(۴) مہدی (عباسی بادشاہ) (۵) ملک ناصرلدین اللہ (عباسی بادشاہ)۔
(۶) ملک محمد بن قلاوون (مصر کا بادشاہ) (۷) سلطان سلیم ثانی (خلیفہ آل عثمان)۔
(۸) سلطان عبدالمجید (ترکی بادشاہ)۔
(۹) عبدالعزیز ابن سعود (سعودی بادشاہ)۔

معجزاتِ نبوی

ختمِ رُسل کا دنیا میں آنا بھی معجزہ
دنیائے فانی چھوڑ کے جانا بھی معجزہ

بچپن، لڑکپن، عہدِ شباب اور ضعیفی
ہر دَور ان کی زیست میں آنا بھی معجزہ

(۱) آئے درخت آپ کے کہنے پہ اور جھکے
مُٹھی میں سنگ ریزوں کا پڑھنا بھی معجزہ

(۲) فرقت میں ان کی اُستنِ حنّانہ کا رونا
(۳) پانی کا انگلیوں سے نکلنا بھی معجزہ

(۴) چند روٹیوں پہ دست مبارک رکھے جب آپ
اصحاب اَسّی پیٹ بھر کھانا بھی معجزہ

(۵) انگلی کے اشارے سے ہوا بدر دو ٹکڑے
سورج کا ڈوب کر پلٹ آنا بھی معجزہ

(۶) معراج و اسریٰ دونوں سفر ایک رات میں
چشم زدن میں لوٹ کر آنا بھی معجزہ

اقصیٰ میں مقتدی بنے سارے نبی رسول
کل انبیاء کے مقتداء بننا بھی معجزہ

(۷) بادل نے تیز دھوپ میں سر پہ کیا سایہ
کلّی (۸) سے خشک کنواں ابلنا بھی معجزہ

(۹) پھیرا جو دست آئی کھجوروں میں بھی برکت
(۱۰) پیالی کا دودھ سَو (۱۰۰) کو پلانا بھی معجزہ

(۱۱) گھوڑا زمیں میں دھنس گیا دشمن کا تین بار
(۱۲) بکری کے تھن میں دودھ اترنا بھی معجزہ

(۱۳) دستِ کرم سے پنڈلی کی ہڈی بھی جڑ گئی
(۱۴) آشوب کم لُعاب سے کرنا بھی معجزہ

کیا مصلحت تھی آپ ہی جانیں یا پھر خدا
ازواج گیارہ عقد میں لانا بھی معجزہ

رفتار معجزہ تھی تو گفتار معجزہ
شاہا کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا بھی معجزہ

---

(۱) راوی حضرت جابر بن عبداللہؓ (مسلم) (۲) راوی حضرت جابرؓ (بخاری) (۳) حضرت جابرؓ (مسلم)
(۴) حضرت انسؓ (بخاری) (۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (بخاری) (۶) مالک بن صعصعہؓ (بخاری)
(۷) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ (کنزالمعارف) (۸) مسند احمد (۹) حضرت جابرؓ
(۱۰) حضرت ابوہریرہؓ (کنزالمعارف) (۱۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ (بخاری) (۱۲) حضرت ابوبکرؓ (بخاری)
(۱۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ (کنزالمعارف) (۱۴) حضرت علی مرتضیٰؓ (بخاری)

۱۲-۱۲-۱۴۰۹ھ

کعبتہ اللہ میں

شکر خالق کا کروں میں کیسے ہادی احقر
مجھکو دکھلادیا اللہ نے اپنا یہ گھر

ربِ کعبہ ترے کعبے کی قسم ہے تجھ کو
جب بھی جائز میں دعا مانگوں، تو مقبول ہی کر

ہندی و ترکی و ایرانی و عربی، حبشی
واسطے حج کے، سب آجاتے ہیں اک مرکز پر

گھومتے رہتے ہیں پروانوں کے مانند اطراف
کیسی تو نے رکھی کعبے میں کشش اے داور!

داخلِ کعبہ جو کہلاتا ہے یعنے کہ حطیم
دل یہ چاہے کہ نوافل پڑھیں یاں آٹھوں پہر

ملتزم یعنے درِ کعبہ کی چوکھٹ پکڑے
بس دعا کرتے رہیں رات دن اور شام و سحر

حجرِ اسود کے مقابل میں ہے لوگوں کا ہجوم
سب کی خواہش ہے یہی پہلے لیں بوسہ جاکر

ایک ہنگامہ بپا رہتا ہے زمزم کے قریب
کوئی پیتا، کوئی لے جاتا ہے زمزم بھر کر

ق

آبِ زمزم میں بھی تاثیر عجب تو نے رکھی
جتنا جی چاہے پئیں کچھ بھی نہیں خوف و خطر

کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی گندم گوں
کچھ عجب شان نظر آئی حرم کے اندر

صورتیں سب کی جدا ہادی جدا سب کا لباس
ہے زباں سب کی الگ، پر کہیں اللہ اکبر

۲۲-۱۰-۱۳۹۵ھ

(یہ اشعار مسجد الحرام میں لکھے گئے)

مُطاف

سب کے لب پر ہے یہ بوقتِ طواف
کر دے عصیاں ہمارے پورے معاف

بحرِ انساں ہے موجزن یاں پر
ایک سیلاب ہے میانِ مُطاف

جانے کیسی کشش ہے کعبے میں؟
مثلِ مجنوں ہیں گھومتے اطراف

داورا! تجھ سے ہے دعا۔ میری
سب کو کعبے سے دے سدا ایلاف

منظرِ دل نشین کعبے کا
کیا بیاں مجھ سے اس کے ہوں اوصاف

سب کے لب پہ ہے ذکرِ رب جاری
نہیں لب پر کسی کے لافُ و گزاف

جب بھی کعبے کو دیکھیں اے ہادیؔ!
دل تڑپ جاتا ہے برائے طواف

۲۷۔۱۲۔۱۴۰۲ھ

نوٹ:۔ یہ اشعار مُطاف میں ہی لکھے گئے۔

صحنِ حرم کے بیچ

خاتم کے درمیاں نگینہ ہے جس طرح
کعبے کا وہ مقام ہے صحنِ حرم کے بیچ

پڑھنا نماز، کرنا تلاوت، طواف بھی
دن رات بس یہ کام ہے صحنِ حرم کے بیچ

ہے مار پیٹ، جھگڑا، لڑائی یہاں پہ منع
سبّ و شتم حرام ہے صحنِ حرم کے بیچ

تھوڑی سی گندگی بھی نظر آئے گی نہیں
کیا حسنِ انتظام ہے صحنِ حرم کے بیچ

ہر اک کے دل میں خوفِ خدا اُلفتِ خدا
بدلہ نہ انتقام ہے صحنِ حرم کے بیچ

ہادیؔ ہیں جمع لوگ کئی ملکوں کے یہاں
خِلقت کا اِژدھام ہے صحنِ حرم کے بیچ

۱-۱۲-۱۴۰۲ھ (مسجد الحرام میں)

ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللہِ

آسمانوں اور زمیں کو کس نے ہے پیدا کیا ؟
آسماں سے کون برساتا ہے اور برسائے گا ؟
غلہ اور میوہ زمیں سے کون اگاتا ہے بتا ؟
کیا خدا کے ساتھ ممکن ہے کوئی اور اک خدا ؟
ہم سے خالق پوچھتا ہے ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللہ ؟

اس زمیں کو کس نے بخشا ہے قرارِ جاوداں ؟
کس نے جاری کردیا انہار اس کے درمیاں ؟
دو سمندر بیچ حاجز کس نے رکھا بے گماں ؟
کیا خدا کے ساتھ ممکن ہے کوئی اور اک خدا ؟
ہم سے خالق پوچھتا ہے ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللہ ؟

کون سنتا ہے دعائیں مضطر و مغموم کی ؟
کون کرتا ہے بلائیں دور ہر مظلوم کی ؟
کون رکھتا ہے خبر معلوم اور معدوم کی ؟
کیا خدا کے ساتھ ممکن ہے کوئی اور اک خدا ؟
ہم سے خالق پوچھتا ہے ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللہ ؟

کون تجھ کو ہے بتاتا جنگوں میں راستہ ؟
کون تجھ کو پار کرتا ہے سمندر سے بتا ؟
کون رحمت کی بشارت دے کے بھیجا ہے ہوا ؟
کیا خدا کے ساتھ ممکن ہے کوئی اور اک خدا؟
ہم سے خالق پوچھتا ہے ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہ ؟

کس نے پہلی بار خلقت کو بھلا پیدا کیا ؟
موت کا ہر نفس کو کون اب چکھاتا ہے مزہ ؟
کون پھر زندہ کرے گا سب کو دوبارہ بتا ؟
کیا خدا کے ساتھ ممکن ہے کوئی اور اک خدا ؟
ہم سے خالق پوچھتا ہے ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہ ؟

۱۶-۱۱-۱۴۰۲

سورۃ النمل ۔ آیات ۶۰ تا ۶۴
(مسجد الحرام میں یہ اشعار لکھے گئے)

رمضان کا مہینہ

یہ جو رمضان کا مہینہ ہے
خیر و برکات کا خزینہ ہے

اس کا پہلا دہا تو رحمت ہے
دوسرا مغفرت کا زینہ ہے

تیسرے میں نجات ہے بے شک
پورا حسنات کا سفینہ ہے

لَیلَۃُ القَدر ہے اسی مہ میں
خَیرٌ مِّن اَلف کا مہینہ ہے

مَن حَرُمَ خَیرَھَا فَقَد حَرُمَ
یہ حدیثِ شہِ مدینہ ہے

اعتکاف اور سحری و افطار
اور تراویح کا مہینہ ہے

اس میں نازل ہوا کلامُ اللّٰہ
علم و حکمت کا جو خزینہ ہے

قدر اس ماہ کی کرو ہادیؔ
کتنا انمول یہ نگینہ ہے

۱-۹-۱۳۹۶ھ

مقامِ شبِ قدر

تمہیں میں بتاؤں مقامِ شبِ قدر
رکھا حق نے ہی قدر نامِ شبِ قدر

کیا سورۂ قدر رب نے ہی نازل
اسی سے ہے ظاہر مقامِ شبِ قدر

یہ اک رات بہتر ہے اَلفُ شَہر سے
تو لازم ہے ہم پر قیامِ شبِ قدر

ہیں جبریل آتے فرشتوں کے ہمراہ
وہ لاتے ہیں ہم پر سلامِ شبِ قدر

"جو محروم اس سے وہ ہر اک سے محروم"
نبی نے بتایا مقامِ شبِ قدر

ہیں وہ بد نصیب اور بد بخت بے شک
جو کرتے نہیں احترامِ شبِ قدر

ہیں ہادؔی وہی خوش نصیب اور خوش بخت
جو کرتے سدا اہتمامِ شبِ قدر

۴-۹-۱۴۰۱ھ

شبِ معراج

ساتھ جبرئیل محمد گئے اقصیٰ اِمشب
واں سے پھر سِدرہ کو اور عرشِ معلیٰ اِمشب

دو سفر احمدِ مرسَل نے کئے تھے اک دم
ایک معراج کا تھا دوسرا اسریٰ اِمشب

انبیاء مقتدی سارے تھے بنے آپ امام
مقتدا رب نے محمدؐ کو بنایا اِمشب

فاصلہ کتنا تھا اقرب، یہ خدا ہی جانے
کہہ کے اَوْاَدنیٰ قریں ان کو بلایا اِمشب

تین تحفے دئے معراج کے رب نے ان کو
فرض پنج وقتہ نمازوں کو کیا تھا اِمشب

ق

توبہ مقبول ہو مومن کی، بشارت یہ ملی
آخری آیتیں بقرہ کی اتارا اِمشب

جا کے واپس ہوئے وہ چشم زدن میں ہادیؔ
حشر تک ہو نہ سفر ایسا کسی کا اِمشب

۲۴-۴-۱۴۰۹ھ

فوائدِ نماز

حق سے اک رابطہ نماز میں ہے
اک عجب ذائقہ نماز میں ہے
نفع رب کو نہیں ہے اس سے کچھ
اپنا ہی فائدہ نماز میں ہے
یہ قیام و رکوع ، سجود و قعود
منتظم قاعدہ نماز میں ہے
" میری آنکھوں کی ٹھنڈک " اے لوگو
قولِ عالَم پناہ " نماز میں ہے "
سر سے پا تک تمام اعضاء کا
ورزشی سلسلہ نماز میں ہے
اس کو جو چھوڑا دین کو ڈھایا
دین کا قائمہ نماز میں ہے
مومنوں کی یہی تو ہے معراج
عبد و رب زمزمہ نماز میں ہے
منہمک ہو کے تم پڑھو ہادیؔ
عبدیت کا مزہ نماز میں ہے

۲-۱۲-۱۳۹۰ھ

بارہ مہینے

ہیں ہجری بارہ مہینوں کے نام پیشِ نظر
ہے ان میں پہلا محرم تو دوسرا ہے صَفر

ربیعِ اوّلی کا ہے ماہ تیسرا مسعود
ربیعِ ثانی کا چوتھا ہے یا ربیع آخر

مہینہ پانچواں بے شک جمادی الاول
چھٹا جمادیِ ثانی جمادی الآخر

رجب ہے ساتواں، شعبان آٹھواں ہے ماہ
نواں مہینہ ہے رمضان اعلیٰ و برتر

ہے نام دسویں کا شوال، گیارہواں ذوالقعد
مہینہ بارہواں ذوالحجہ ہے، جو ہے آخر

۹-۴-۱۳۹۷ھ

یاد کرلینا

کوئی پوچھے اگر اخلاق کیسے تھے محمدؐ کے — تو قرآں کھول کر احمد کا پیکر یاد کرلینا
اگر تم کو ستائیں دشمنانِ دیں کبھی اُس دَم — نبی کو زخمی کرنے والے پتھر یاد کرلینا
کبھی گر تم ہوں قلت میں تمہارے اَعدا کثرت میں — نہ ڈرنا، تین سو تیرہ کا لشکر یاد کرلینا
کبھی تم سے تمہاری بیویوں میں گر نہ ہو انصاف — تو تم جب اسوۂ محبوبِ داور یاد کرلینا
اگر تکلیف دیں تم کو تمہارے خانداں والے — نہ ڈرنا، شَعب بو طالب کے منظر یاد کرلینا
صداقت تم میں کم ہو یا امانت داری کم ہو تب — امیں، صادق لقب والے پیمبر یاد کرلینا
کبھی دامن اگر چھوٹے تمہارے سے صداقت کا — معاً تم اسوۂ صدیقِ اکبرؓ یاد کرلینا
اگر تم عدل سے بھٹکیں یا حق گوئی کو چھوڑیں تب — عمر فاروقؓ کا انصاف بر تر یاد کرلینا
حیا و شرم بھولیں یا سخاوت چھوڑدیں گر تم — تو ذُوالنّورَین کی سیرت کو پڑھ کر یاد کرلینا
اگر تم میں شجاعت کی کمی واقع کبھی ہو تب — نکالا کس نے تنہا بابِ خیبر یاد کرلینا
بیک وقت امتحاں ہو جان و مال و صبر و دہشت کا — تو دشتِ کربلا کے سارے منظر یاد کرلینا
کسی زن کو اگر آئے خیالِ ترکِ پردہ، تب — جنازے پہ پڑی زہرہؓ کی چادر یاد کرلینا

تمہیں کامل سکوں مل جائے گا، لاریب اے ہادؔی !
مصائب میں نبی کا اُسوہ پڑھ کر یاد کرلینا

۱۰-۱-۱۴۰۶ھ

پندرھویں صدی ہجری کا پیغام

تمام حمد برائے خدائے ذوالاکرام جو ہے خبیر و بصیر و محی و نور و سلام
تمام نعت برائے نبی شفیعِ امام جو ہیں بشیر و نذیر و غنی و شاف و امام
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادی یہ پیغام

بنایا تم کو مسلماں، خدا کا ہے احسان پھر امتیٔ شہِ دیں کیا تمہیں سبحان
تمام امتوں سے بڑھکے ہے تمھاری شان تمہیں دیا ہے پسندیدہ اپنا دین " اسلام "
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادی یہ پیغام

اٹھاکے دیکھ لو تاریخِ عالمِ اسلام سنہری حرفوں میں لکھے تمہارے جد کے نام
بھلایا جا نہیں سکتا ہے ان کا اک اک کام مگر بھلا دئے تم نے ان ہی کے نام اور کام
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادی یہ پیغام

کلام پڑھ کر عمل بھی کرو، ہے سب اس میں صلوٰۃ و صوم ہے، حج اور زکوٰۃ ہے اس میں
نکاح، طلاق، مجبوع، مہر، دَین بھی اس میں زِمہد تابہ لحد زیست کا ہے پورا نظام
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادی یہ پیغام

خدائے پاک کے احکام پر عمل جو کریں نبی کے اسوۂ حسنہ پہ صدقِ دل سے چلیں
تم ہی کو فائدہ ہے دِین اور دنیا میں تمہیں اسی سے ملے گا ثبات اور دوام
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادی یہ پیغام

تم ہی تھے فاتحِ اسپین و فارس و کرمان　　یہ شام و مصرو بیت المقدس و ایران
خراج دیتے تھے محکوم جو بھی تھے سلطان　　تھے آفریقہ و یورپ کبھی تمہارے غلام
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

اَوامر اور نَواہی پہ تم کروگے عمل　　تو کارِ دُنیوی و دینی میں نہ آئے خلل
خدا رسول کی طاعت نظر میں ہو پَل پَل　　خدا سے تم یہ کرو عہد واثق و اَبرام
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

بٹھاؤ دل میں ہمیشہ نبی کی تم عظمت　　رکھو ہمیشہ نبی سے محبت و الفت
سدا ہی کرتے رہو تم رسول کی طاعت　　بروزِ حشر شَفاعت کریں رسولِ اَنام
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

تمہارے رہنما ہیں سیدھی راہ سے گمراہ　　فرض و واجب و سنت ان ہی کے ہاتھوں تباہ
فُروعی باتوں میں الجھے ہیں قوم کے بدخواہ　　نزاعی مسئلے کیا جانیں بھولے بھالے عوام
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

ہے تم میں پھوٹ نفاق اور کینہ بغض و عناد　　ہے تم میں حرص و ہوس، جھوٹ اور فتنہ فساد
خراب اسی سے ہے دنیا تمہاری، دِیں برباد　　اگر یہ ترک کریں، تو ہو بہترین انجام
ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

تَصنّع، بُخل، ریاکاری، دشمنی ہے شعار   نِفاق و سَبّ و شتم، کِذب، دھوکہ بازی شعار
ہے بدگمانی و اسراف و عُجب و اِستکبار   پسند کرتا نہیں خُلقِ بد کبھی علّام

ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

خلوص و صدق و محبت و صبر ہے مفقود   ہے شُکر و تقویٰ و احسان و عفو بھی نابود
حیا و عدل، خشوع و خضوع ہے مسدود   تو پھر ملے گا تمہیں کسطرح بلند مقام؟

ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

خدا کا حکم ہے لَا تُشْرِکُوا بھی اور تَعْفُوا   ہے حکمِ رب یہ کُلُوْا وَاشْرَبُوا بھی اِجْتَنِبُوْا
ہے سربلندی تمہارے لئے ہی لَا تَهِنُوا   مگر ہے شرط کہ ایمان میں ہو استحکام

ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

یہ راگ رنگ کی محفل، یہ قُلقُل و مینا   کرو یہ لَہو و لَعِب ترک ہے اگر جینا
خدا کا تم کو ہے یہ حکم جاھَدُوا فِینا   لَنَهْدِیَنَّهُم اس کا صلہ بھی دے گا سلام

ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

بڑھو عمل کی طرف ہادیؔ، بات کو مانو   کہ صدقِ دل سے کرو توبہ، خود کو پہچانو
ہے اب بھی وقت سنبھل جاؤ اے مسلمانو!   نہیں وہ بھولا، جو نکلے سحر کو آئے شام

ہے پندرھویں صدی ہجری کا ہادیؔ یہ پیغام

۱۰-۲-۱۴۰۱ھ

اے مسلمان! سب تیرے لئے

ذرا تو سوچ مسلمان تیرا کیا ہے کام؟ ترا ثوابت و سیار سے بلند ہے نام
ملائکہ و اجِنہ سے بھی بڑا ہے مقام ہیں تجھ سے کم یہ وحوش و طیور اور اَنعام
ذرا تو سوچ مسلماں کہ تیرا کیا ہے مقام ؟
تیرے لئے ہی مسخر کیا یہ لیل و نہار نجوم و شمس و قمر اور جبال اور ناَنہار
زمیں و آسماں، دریا و دشت اور اشجار ہزار ہژدہ ہیں مخلوق مقتدی، تو امام
ذرا تو سوچ مسلماں کہ تیرا کیا ہے مقام ؟
ترے لئے ہی ہے مرجان و لعل اور گوہر ہیں تیرے مِس و نُحاس اور حَدید و سیم و زر
ہے زنجبیل و تسنیم تیری اور کوثر ترے لئے ہی ہے فردوس، ماویٰ، دارِ سلام
ذرا تو سوچ مسلماں کہ تیرا کیا ہے مقام ؟
یہ میوہ ہائے ہمہ رنگ و شکل اور لذت یہ غلہ ہائے ہمہ قسم اور ہر اک نعمت
طعام ہائے لذیذ اور مختلف شربت علاوہ اِن کے کئی چیزیں دیں برائے طعام
ذرا تو سوچ مسلماں کہ تیرا کیا ہے مقام ؟
شِتاء وصَیف یہ برسات اور خزاں و بہار یہ مرغزار، یہ دشت و جِبال، یہ کہسار
یہ وادیاں، یہ فَضائیں، یہ سب گل و گلزار تو اِن سبھی کا ہے مخدوم، تیرے سب خُدام
ذرا تو سوچ مسلماں کہ تیرا کیا ہے مقام ؟

۲۷-۲-۱۴۰۱ھ

اللہ کا وعدہ ہر انسان کے لئے

اے انساں! ہم تجھے دارَین کی تنعیم دے دیں گے
شرائط پر عمل کر لے تو ہفت اقلیم دے دیں گے

اگر تو واقعی مومن بنے گا تو یہ وعدہ ہے
تجھے ہم سر بلندی، عزت و تکریم دے دیں گے

اگر ایمان لا کر نیک عمل کرتا رہے گا تو
تجھے فردوس، ماویٰ، جنتِ تَنعیم دے دیں گے

سدا ڈرتا رہے گا ہم سے گر، جنت میں پہنچا کر
تجھے ریشم کے کپڑے قصرِ زر و سیم دے دیں گے

ملینگے حور و غلماں تجھ کو اور میوے بھی لذت دار
تجھے ہم سَلسَبیل و کوثر و تسنیم دے دیں گے

اگر تو کفر کر کے بد عمل کرتا رہے گا، تب
تجھے ہم سَقرٗ، حُطَمہ، حاوِیہ، جَحیم دے دیں گے

کرے گا شرک میرے ساتھ گر، دوزخ میں پہنچا کر
تجھے زَقُّوم، آبِ حار، آتش، رِیم دے دیں گے

اگر کوشش کرے گا تو کلام اللہ سمجھنے کی
تجھے قرآں کا سارا علم اور تفہیم دے دیں گے

اطاعت گر کرے گا تو مری، میرے نبی کی بھی
تجھے سبعہ سماوات اور ہفت اقلیم دے دیں گے

۱۵-۱۲-۱۴۰۲ھ (مسجد الحرام میں)

مسلمانوں سے خطاب

خدا نے تم کو دیا ہے حدیث اور قرآن
ہیں تم کو یاد غیر اقوام کے کئی فرمان

تم اپنے دین کی باتیں بھلادئے نادان
اصولِ دین کو چھوڑے تو گم ہوئی پہچان

ہے یاد نظریہ، لینن اور استالن
اصولِ آرشمیدس و کلیہ، نیوٹن

مگر اصولِ قرأت سے ہیں تہی دامن
ہیں تم حدیث کی قسموں سے بھی تہی دامن

تمہیں ہے یاد ترائن کی جنگ ہوئی کیسے؟
تمہیں ہے یاد غدر میں ہوا تھا کیا؟ کیسے؟

نہیں ہے یاد ہوئی جنگِ بدر کب؟ کیسے؟
اُحد کا غزوہ و خندق کی جنگ ہوئی کیسے؟

تمہیں ہے علم تھیں کستوربا و کملا کون؟
پدمجا نائیڈو، وکٹوریہ و اندرا کون؟

نہیں ہے علم کہ حفصہؓ تھیں کون صفیہؓ کون؟
جُویریہؓ و خدیجہؓ و سودہؓ شیمؓا کون؟

ہیں روس و چین کے جغرافیہ سے تم واقف
کینیڈا، امریکہ، جاپان سے ہیں تم واقف

مگر عرب کی وجہِ تسمیہ سے نا واقف
حدودِ مکہ، مدینہ سے بھی ہیں ناواقف

ہے علم تم کو ٹروجن کا واقعہ کیا ہے؟
سبب یہ دوسری جنگِ عظیم کا کیا ہے؟

نہیں ہے علم سُراقہ کا واقعہ کیا ہے؟
سریہ، بئرِ مَعونہ کا معرکہ کیا ہے؟

تمام جھوٹے رسومات ہیں تمہیں معلوم
توہّمات و خُرافات سب تمہیں معلوم

فرض، واجب و سنت ہے کیا؟ نہیں معلوم
حرام، مشتبہ کیا ہے؟ حلال نا معلوم

تمہیں ہے علم سکندر تھا کون؟ بابر کون؟
اشوک کون تھا؟ اڈورڈ کون؟ اکبر کون؟

نہیں ہے علم تھے سلمانؓ کون بوذرؓ کون؟
بلالؓ کون تھے مقدادؓ و زیدؓ و طاہرؓ کون؟

مقلِّد تم ہو نصاریٰ کے اور یہودی کے
ہیں پیرو کافر و مشرک کے اور مجوسی کے

نہیں ہیں پیرو رسالت مآب مکی کے
نہیں ہیں پیرو ولی، تابعی، صحابی کے

۱-۶-۱۳۹۶ھ

منقبتیں

"تحیّاتِ ہادی"

ہادیؔ قادری

الف۔ مناقبِ صحابہ

	صفحہ
۱۔ صحابہ میں برتر ابوبکر صدیقؓ	۷۵
۲۔ تھی بہت عظمت بڑی حضرت عمر فاروقؓ کی	۷۶
۳۔ جامعُ القرآں لقب تھا حضرتِ عثمانؓ کا	۷۷
۴۔ کاملُ الاتقیاء ہیں علی مرتضیٰؓ	۷۸
۵۔ ہر دل میں احترام تھا حضرت بلالؓ کا	۷۹
۶۔ مجسم عبادت ابوذر غفاریؓ	۸۰
۷۔ صوفی صفت صحابی حضرت صُہیب رومیؓ	۸۱
۸۔ تھی فضیلت اور بڑائی حضرتِ عمارؓ کی	۸۲
۹۔ صاحبِ سِرِّ رسول اللہ حُذیفہ بن یمانؓ	۸۳
۱۰۔ رتبہ بہت ہے اعلیٰ سلمان فارسیؓ کا	۸۴
۱۱۔ واقعی صوفی صفت انساں ابو درداءؓ تھے	۸۵
۱۲۔ ہندوستاں میں چرچا ہے حضرت تمیمؓ کا	۸۶

ب۔ مناقبِ اولیاء

	صفحہ
۱۔ لَا تَخَفْ آپ کا فرمان ہے شاہِ بغداد	۸۷
۲۔ ہم سبھی آپ پہ قربان ہیں غوثُ الثقلینؒ	۸۸
۳۔ کیا لطف میں نے پایا پہلی ہی حاضری میں	۸۹
۴۔ چشمِ کرم کا آقا ہوجائے گر اشارہ	۹۰
۵۔ ہے بارگاہِ عالی سرکارِ لاابالیؒ	۹۱
۶۔ آپ کا ہے اسم حضرت شاہ طاہر قادریؒ	۹۲
۷۔ زہد و ورع میں کامل حضرت فرید صوفیؒ	۹۳
۸۔ کیا بیاں تجھ سے ہو ہادی عظمتِ حضرت فریدؒ	۹۴
۹۔ آپ ہی ناگور کے ہیں بادشہ قادر ولیؒ	۹۵
۱۰۔ ازل سے دونوں عالم میں خدائی کر خدا کی ہے	۹۶
۱۱۔ کُل انبیاء میں ختمِ رُسل مفتخر ہیں آپ	۹۷
۱۲۔ ہو میری دعاؤں میں کچھ ایسا اثر آقا	۹۸

حضرت سیدنا عبد اللہ ابنِ ابی قحافہ رضی اللہ عنہ (ابو بکر صدیق)

صحابہ میں بر تر ابو بکر صدیقؓ
نہ تھا کوئی ہمسر ابو بکر صدیقؓ

صداقت، دیانت ، یقین و قناعت(۱)
تھے چاروں کا مظہر ابو بکر صدیقؓ

بیک وقت تھیں چار نسلیں مسلماں
شرف تھا یہ بر تر ابو بکر صدیقؓ

تھے مردوں میں پہلے مسلمان بے شک
تھا پہلا ہی نمبر ابو بکر صدیقؓ

نبی کے خُسر، عائشہؓ کے تھے والد
صحابی تھے بہتر ابو بکر صدیقؓ

رسولوں کے بعد آپ خیرُ البشر تھے
تھے رتبے میں بڑھ کر ابو بکر صدیقؓ

نبی نے بشارت دی تھی جنّتی کی
تھے طاعت کے پیکر ابو بکر صدیقؓ

تھا خوفِ خدا اور حبِ نبی بھی
تھے ہادی بھی اکبر ابو بکر صدیقؓ

۲۲-۳-۱۴۳۴ھ

---

(۱) مصرعہ اولیٰ کے ہر لفظ کے پہلے حرف کو ملانے سے "صدیق" بنتا ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق ابن الخطّاب رضی اللہ عنہ

تھی بہت عظمت بڑی حضرت عمر فاروقؓ کی
شان اور ہیبت بڑی حضرت عمر فاروقؓ کی

قتل کرنے نکلے اور ایمان لائے برملا — جب نظر رخ پر پڑی حضرت عمر فاروقؓ کی
ماہرِ اَنساب ، شاعر، شہسوار اور تھے شجیع — تھی مثالی زندگی حضرت عمر فاروقؓ کی
" بعد میرے گر کوئی ہوتا نبی، ہوتے عمرؓ " — کیا بڑائی کم یہ تھی؟ حضرت عمر فاروقؓ کی
بیتِ مَقْدِس، مصر، شام، ایران اور ہسپانیہ — سلطنت کتنی بڑی حضرت عمر فاروقؓ کی
تین براعظموں پر، ایک ہی اوقات میں — تھی حکومت واقعی حضرت عمر فاروقؓ کی
جاری وساری اذاں کا جو طریقہ آج ہے — یہ تو تھی تجویز ہی حضرت عمر فاروقؓ کی
دُنیوی سامان سے بے رغبتی بھی تھی بہت — زیست میں تھی سادگی حضرت عمر فاروقؓ کی
انکساری، خاکساری میں بِتائی ساری عمر — عاجزی بے مثل تھی حضرت عمر فاروقؓ کی

یا خدا! ہادیؔ احقر کو تو یہ توفیق دے
عمر بھر ہو پیروی حضرت عمر فاروقؓ کی

۲۹-۳-۱۴۱۴ھ

حضرت سیدنا عثمان غنی ابن عفّان رضی اللہ عنہ

جامعُ القرآں لقب تھا حضرتِ عثمانؓ کا
کاملُ الایماں ہے رتبہ حضرتِ عثمانؓ کا

سَابِقُونَ الْاَوَّلُونَ میں تھا عثماں کا شمار
سلسلہ مُردوں میں چوتھا حضرتِ عثمانؓ کا

تھیں رسولِ پاک کی دو بیٹیاں ازواج میں
شُہرہ ذُوالنُّورَین سے تھا حضرتِ عثمانؓ کا

بیعتِ رضواں کے موقع پر نبی نے یہ کہا
"ہاتھ یہ میرا ہے گویا حضرتِ عثمانؓ کا"

رب نے دی تھی آپ کو برکت تجارت میں بہت
یہ امانت کا ہی پھل تھا حضرتِ عثمانؓ کا

تھی حیا ایسی کہ شرماتے تھے سب کروبیاں
تھا حیا میں اونچا درجہ حضرتِ عثمانؓ کا

تھی سخاوت اور خیرات آپ کی مشہور تر
نام میں شامل غنی تھا حضرتِ عثمانؓ کا

دو مواقع پر خصوصاً کارنامہ ہے بڑا
بئرِ رُومہ ، جیشِ عُسرہ حضرتِ عثمانؓ کا

نصف اول تھا خلافت کا بہت ہی پرسکوں
باقی فتنوں میں ہی گزرا حضرتِ عثمانؓ کا

اے خدا! ساری خطائیں کر تو ہادیؔ کی معاف
واسطہ تجھ کو ہے دیتا حضرتِ عثمانؓ کا

۱۷-۴-۱۴۱۴ھ

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ ابنِ ابی طالب رضی اللہ عنہ

کاملُ الاتقیاء ہیں علی مرتضیٰ
منبعِ سلسلہ ہیں علی مرتضیٰ

علم کا شہر حضرت نبی مصطفیٰ
علم کا باب وا ہیں علی مرتضیٰ

آپ حسنین کے والدِ محترم
زوجِ خیرُ النساء ہیں علی مرتضیٰ

اتری تطہیر دہر(۱) آپ کی شان میں
کیا علو مرتبہ ہیں علی مرتضیٰ

ہیں تصوف کا مبدا بھی مرکز بھی آپ
اکمل الصوفیہ ہیں علی مرتضیٰ

بیشتر سلسلے ان سے جاری ہوئے
مخزنِ سلسلہ ہیں علی مرتضیٰ

اتقاء، صبر اور شکر، زہد و ورع
سب میں کامل سدا ہیں علی مرتضیٰ

راہِ للہ انفاق کرتے سدا
شاہِ مشکل کشا ہیں علی مرتضیٰ

عمر گزری قناعت، توکل میں بس
محورِ اتقیاء ہیں علی مرتضیٰ

ہوگی ہادیؔ کی بخشش، ہے کامل یقیں
اس کا جب واسطہ ہیں علی مرتضیٰ

۲۰-۴-۲۰۰۳ء

---

(۱) سورۃ الدہر (پ ۲۹)۔

حضرت سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

ہر دل میں احترام تھا حضرت بلالؓ کا
اونچا بہت مقام تھا حضرت بلالؓ کا

حبشی نژاد تھے مگر اُمّ القرای کے پاس
پیدائشی مقام تھا حضرت بلالؓ کا

ظلم و ستم، اذیتیں سہتے رہے مگر
ذکرِ خدا ہی کا تھا حضرت بلالؓ کا

کہتا اُمیّہ "رب ترا عُزّیٰ ہے کہہ" مگر
اَحدؐ کا ہی کلام تھا حضرت بلالؓ کا

"سردار ہیں بلال" یہ فرماتے تھے عمرؓ
کتنا بڑا مقام تھا حضرت بلالؓ کا

درویشی اور فقر میں کی ساری زندگی
معمول صبح و شام تھا حضرت بلالؓ کا

دیتے اذاں تو باندھتے تھے خاص اک سماں
کیا لحن، کیا کلام تھا حضرت بلالؓ کا

بعدِ وصالِ نبوی یہ خُولان جا بسے
کچھ سال واں قیام تھا حضرت بلالؓ کا

پایا وصال آپنے ہادیؐ دمشق میں
وہ آخری مقام تھا حضرت بلالؓ کا

۲۵-۴-۱۴۱۴ھ

حضرت ابو ذرِ غفاری (جُندُب بن جُنادہ) رضی اللہ عنہ

مجسم عبادت ابو ذر غِفاریؓ
مکمل اطاعت ابو ذر غِفاریؓ

تھی شہرت قدیمُ الکِرامْ ان کی ہرسو
کی کچھ ایسی سبقت ابو ذر غِفاریؓ

توکل ہمیشہ ہی اپنائے رکھا
تھے مانوسِ غربت ابو ذر غِفاریؓ

بسر زیست تنہائی میں کی ہمیشہ
تھے شوقینِ خَلوت ابو ذر غِفاریؓ

تھا دنیاوی سامان بس مختصر سا
زَخارِف سے نَفرت ابو ذر غِفاریؓ

تھا ڈر اپنے رب کا نڈر تھے ہر اک سے
سراپا خَشیَّت ابو ذر غِفاریؓ

صِغر سن میں رخصت ہوئے سارے بچے
نہ کی پر شکایت ابو ذر غِفاریؓ

ٹھکانہ کیا عمرِ آخر میں رَبذَہ
تھی حسرت کی رحلت ابو ذر غِفاریؓ

صفاتِ ابوذرؓ عطا کر خدایا
دے ہادیؔ میں فطرت ابو ذر غِفاریؓ

۲۶-۳-۱۴۳۱ھ

حضرت صُہَیب بن سَنان رومی رضی اللہ عنہ

صوفی صفت صحابی حضرت صُہیب رومیؓ
کیا سادہ زندگی تھی حضرت صُہیب رومیؓ

اُبلہ پہ حملہ کرکے رومی سپہ نے پکڑا
تھے کمسنی میں قیدی حضرت صُہیب رومیؓ

رب نے کیا منور ایماں سے قلب ان کا
شمعِ یقیں جلادی حضرت صُہیب رومیؓ

وَالسَّابِقُوْنَ میں ہے ہوتا شمار ان کا
اسلام لائے جلدی حضرت صُہیب رومیؓ

" مال و متاع دے کر ایمان کو خریدا "
فرمانِ رب ہے بُشریٰ(۱) حضرت صُہیب رومیؓ

" بے شک صہیب رومی پہلا ہے روم کا پھل "
یہ تو ہے قولِ نبوی حضرت صُہیب رومیؓ

ہرگز نہ تھی گوارا، سر تاجِ انبیاء کو
رنجیدگی بھی ان کی حضرت صُہیب رومیؓ

لوگوں کی سخت باتیں، برداشت کرتے رہتے
رکھتے تھے دل میں نرمی حضرت صُہیب رومیؓ

مہمان نواز بھی تھے، عُزلت نشین بھی تھے
تھے رہنما و ہادی حضرت صُہیب رومیؓ

۵-۵-۱۴۱۲ھ (۱) البقرۃ ۲۰۷

حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ

تھی فضیلت اور بڑائی حضرتِ عمّارؓ کی
تھی غلامی میں بھی شاہی حضرتِ عمّارؓ کی

آپ نے اسلام لاکر، کر دیا اعلانِ حق
بن گئی آفت سچائی حضرتِ عمّارؓ کی

داغ انگاروں کے اور کوڑوں کے کالے تھے نشان
پیٹھ دیتی تھی گواہی حضرتِ عمّارؓ کی

باپ یاسرؓ، ماں سُمَیَّہؓ دونوں کہلائے شہید
یہ اضافہ تھی بڑائی حضرتِ عمّارؓ کی

نَحل کی آیت زُمَرْ کی آیت اتری شان میں
تھی وہ عظمت اور بُزرگی حضرتِ عمّارؓ کی

کوفے کے حاکم بنے بھی، ہوگئے معزول بھی
بے شکن پھر بھی جبیں تھی حضرتِ عمّارؓ کی

تھی نمازوں سے بھی رغبت، تھی خشیت اور خضوع
تھی عبادت بھی مثالی حضرتِ عمّارؓ کی

سادگی اور انکساری، خاکساری تھیں صفات
اور خَشِیَّت بھی تھی ہادی حضرتِ عمّارؓ کی

۱۴-۵-۱۴۱۴ھ

حضرت حُذَیفہ بن حُسَیل بن یمان رضی اللہ عنہ

صاحبِ سِرِّ رسول اللہ حُذَیفہ بن یمانؓ
محرمِ رازِ نبی اللہ حُذَیفہ بن یمانؓ

ہر منافق کا نبی نے ان کو بتلایا تھا نام — رکھتے تھے کتنا بڑا درجہ حُذَیفہ بن یمانؓ
مشرکوں نے بدر میں شرکت سے روکا آپ کو — جبر سے پورا کیا وعدہ حُذَیفہ بن یمانؓ
مومنوں نے کر دیا والد کو غلطی سے شہید — اُحد کی جنگ میں ہوا صدمہ حُذَیفہ بن یمانؓ

ق

یَغفِرُاللہُ لَکُم کہہ کر کیا سب کو معاف — درگزر میں اونچا تھا درجہ حُذَیفہ بن یمانؓ
غزوۂ خندق و خیبر، فتح مکہ اور تبوک — کتنی جنگوں میں لیا حصہ حُذَیفہ بن یمانؓ
جنگِ خندق میں نبی کے حکم پر تفتیش کی — اور لیا جنت کا ہی بدلہ حُذَیفہ بن یمانؓ
جب بنے حاکم مدائن کے عمرؓ کے دَور میں — زندگی تب بھی رہی سادہ حُذَیفہ بن یمانؓ

ہادیؔ نفرت تھی امارت سے ہمیشہ آپ کو
زیست میں تھا فقر اور فاقہ حُذَیفہ بن یمانؓ

۱۸-۵-۱۴۱۴ھ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

رتبہ بہت ہے اعلیٰ سلمان فارسیؓ کا
صُفّہ میں نام بھی تھا سلمان فارسیؓ کا

آتش پرستی اہلِ فارس کا دِین تھا، پر
مائل نہ دل کبھی تھا سلمان فارسیؓ کا

عیسائی اور یہودی دیں پر چلے، ولیکن
دل مطمئن نہیں تھا سلمان فارسیؓ کا

تھے راہ حق کے جویا، پھر راہ حق کو پایا
دل دِینِ حق سے چمکا سلمان فارسیؓ کا

سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ کہا نبی نے
درجہ بڑا ہے کتنا سلمان فارسیؓ کا

خندق کے کھودنے کا، جب مشورہ دیا تھا
کہنا نبی نے مانا سلمان فارسیؓ کا

ارشادِ کُنْ فِی الدُّنیا پر عمر بھر تھے قائم
تھا سادگی ہی شیوا سلمان فارسیؓ کا

کرتے نصیحتیں تھے، موقع بموقع سب کو
ہادیؔ تھا کام گویا سلمان فارسیؓ کا

۲۲-۵-۱۴۱۴ھ

حضرت ابو دَرداء رضی اللہ عنہ

واقعی صوفی صفت انساں ابو دَرداءؓ تھے
زاہد، عالم، حافظِ قرآں ابو دَرداءؓ تھے

تھا عُوَیمِر نام، کُنیت ابو دَرداءؓ تھی
خَزرجی،(۱) بَلحارثی(۲) انساں ابو دَرداءؓ تھے

آپ کا زُہد اور تَفقُّہ دین میں مشہور تھا
اور مفسر، قاضیٔ دوراں ابو دَرداءؓ تھے

آپ نے اپنی تجارت ترک کردی دفعتہً
عبدِ خالق، عابدِ رحماں ابو دَرداءؓ تھے

اُحد کے غزوے میں بتلائی شجاعت آپنے
کافروں کو خنجرِ بُرّاں ابو دَرداءؓ تھے

ابنِ حَجر عَسقلانی، ذہبی اور ابنِ اَثیر
سب نے لکھا نیک دل انساں ابو دَرداءؓ تھے

آپ کی ازواج خیرہ اور صغریٰ نیک تھیں
دونوں کے استاد بے شک ہاں ابو دَرداءؓ تھے

زیست ساری آپ کی ہادیؔ کٹی تدریس میں
نیک، عالِم، باعمل انساں ابو دَرداءؓ تھے

۲۷-۵-۱۴۱۴ھ ---------------------------

(۱) و (۲) قبیلوں کے نام۔

حضرت تمیم بن احمد انصاری رضی اللہ عنہ ۔ (مرزا کولونگ مدراس)

ہندوستاں میں چرچا ہے حضرت تمیم کا
کولنگ[1] کنارے روضہ ہے حضرت تمیم کا

ہے شان آپ کی کہ صحابہ میں ہے شمار
کتنا بلند درجہ ہے حضرت تمیم کا

الیاسؑ اور خضرؑ سے ملے آپ ، کہتے ہیں
دجّال سے بھی ملنا ہے حضرت تمیم کا

دیو اک زمیں کے پانچویں طبقے میں لے گیا
پریوں سے ملنا قصہ ہے حضرت تمیم کا

تختِ سلیماں دیکھا بھی ، کی سیرِ کوہِ قاف
دیکھے فرشتے ، کہنا ہے حضرت تمیم کا

واپس ہوئے مدینے کو سات آٹھ سال بعد
بےحد عجیب قصہ ہے حضرت تمیم کا

اسلام عام کرتے ہوئے پہنچے کراچی
ثابت وصال اُس جا ہے حضرت تمیم کا

"صندوق میں ہو نعش مری ، بحر میں صندوق"
یہ حکم کیا نرالا ہے حضرت تمیم کا

کولنگ کنارے آپ کی تدفین کی گئی
کتنا سہانہ روضہ ہے حضرت تمیم کا

پائیں میں آپ کے ہے عرب قادری کی قبر
خادم جو سب سے پہلا ہے حضرت تمیم کا

ہادیؔ ہیں کچھ روایتیں بھی غیر معتبر
کتنا عجیب قصہ ہے حضرت تمیم کا

۲۳-۶-۱۴۱۷ھ

(۱) کولنگ مدراس شہر سے چالیس میل دور واقع ہے (یہ منقبت کولنگ میں لکھی گئی)

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر حسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ

لَا تَخَفْ آپ کا فرمان ہے شاہِ بغداد
معتقد کا یہی ایقان ہے شاہِ بغداد

سلسلہ ماں کا حسینی تو پدر کا حسنی
آپ کی شان بھی کیا شان ہے شاہِ بغداد

مال و دولت کو یا اولاد کو کیا نذر کروں
میری جاں آپ پہ قربان ہے شاہِ بغداد

فضل سے مجھ کو جو اللہ نے بخشا رتبہ
یہ فقط آپ کا فیضان ہے شاہِ بغداد

آپ کی آل میں پیدا ہوا احقر ہادیؔ
رب کا کتنا بڑا احسان ہے شاہِ بغداد

۸ - ۴ - ۱۴۱۶ھ

(مزارِ مبارک کے پاس (اندر) یہ اشعار لکھے گئے)

ہم سبھی آپ پہ قربان ہیں غوثُ الثقلینؒ
کیونکہ وابستۂ دامان ہیں غوثُ الثقلینؒ

سارے مجذوب، ولی، سالک و اقطاب، ابدال
آپ کے تابعِ فرمان ہیں غوثُ الثقلینؒ

آپ کی سلطنت ہے لاکھوں دلوں پر اب بھی
آپ سلطانوں کے سلطان ہیں غوثُ الثقلینؒ

اک ولادت کی جگہ ، ایک مقامِ رحلت
شاہِ بغداد و جیلان ہیں غوثُ الثقلینؒ

آپ کی ذاتِ مقدس نہ سمجھنے والے
نا سمجھ ، جاہل و نادان ہیں غوثُ الثقلینؒ

یاد فرمائی ہوئی تیری بعجلت ہادیؔ
تجھ پہ حددرجہ مہربان ہیں غوثُ الثقلینؒ

۳-۴-۱۴۱۶ھ

(کچھ اشعار حضرت پیرِ پیراںؒ کی مزار کے پائیں میں لکھے گئے)

کیا لطف میں نے پایا پہلی ہی حاضری میں
سب کچھ ملا ہے مایہ پہلی ہی حاضری میں

روضے کی جالیوں کو ہاتھوں سے تھام کر میں
سب حالِ دل سنایا پہلی ہی حاضری میں

دل مطمئن ہوا اور صد چند ملی مسرت
کتنا سکون پایا پہلی ہی حاضری میں

علمُ الیقین تھا اور حقُّ الیقین پہلے
عینُ الیقین پایا پہلی ہی حاضری میں

ہر معتقد کی اپنے پوری مراد کیجیے
سب کا سلام لایا پہلی ہی حاضری میں

روضے کی خاکِ اقدس پلکوں پہ اپنی مل کے
سرمہ اسے بنایا پہلی ہی حاضری میں

یا پیر شاہِ جیلانؒ ! ہادیؔ پہ ڈال دیجیے
اپنے کرم کا سایہ پہلی ہی حاضری میں

۷-۴-۱۴۱۶ھ

نوٹ:- حضرت غوث اعظمؒ کی مزار کی جالیوں کے پاس یہ اشعار لکھے گئے۔

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

چشمِ کرم کا آقا ہو جائے گر اشارہ
اسفل بنے گا اعلیٰ ادنیٰ بنے گا پیارا

کشتی کے ڈولنے پر یا غوثؒ جب پکارا — طوفان بن گیا خود میرے لئے کنار
ہے اسمِ غوثِ اعظمؒ سے خود یہ صاف ظاہر — " جتنا بڑا گھرانہ اتنا بڑا سہارا "
فضلِ نبی و رب سے جو کچھ مجھے ملا ہے — میرا نہیں ہے کچھ بھی، عطیہ ہے سب تمہارا
اعراض تم سے جو بھی کرتا ہے پیر، اس کا — دنیا میں بھی خسارہ، عقبیٰ میں بھی خسارہ
پورے خلوص سے تم ان کو ذرا پکارو — رسوائی معتقد کی ان کو ہے، کب گوارا ؟
فیضانِ غوثِ اعظمؒ شش جہت میں جاری — کچھ کو ملا تصدق ، کچھ کو ملا اتارا
اَمارہ زیر کرنے، روزے رکھے تھے برسوں — زیرِ قدم تھے جن کے قیصر و کسریٰؒ دارا

ارشادِ لَاتَخَفْ سے ہم مطمئن ہیں ہادیؔ
بتلائے کوئی کیا ہے اس سے بڑا سہارا ؟

۱۱ - ۱۲ - ۱۴۱۳ھ

جدِ امجد حضرت سید شاہ عبد اللطیف لااُبالی قادری کرنولیؒ

ہے بارگاہِ عالی سرکار لااُبالی
کیا شان ہے نرالی سرکار لا اُبالی

اولادِ عبدِ قادِر، تم سبعہ قادری ہو
تم ہو نسب کے عالی سرکار لا اُبالی

طالب کوئی بھی آئے، من کی مراد پائے
در سے نہ جائے خالی سرکار لا اُبالی

دیکھی عجب کرامت، ایمان لائی خلقت
راجہ بھی اور موالی سرکار لا اُبالی

حکمِ خدا سے سارے، ہو کر ہی شاد لوٹے
مسکین اور سوالی سرکار لا اُبالی

"اولاد کو ہماری، کاٹے نہ سانپ کوئی"
تھا حکمِ لا اُبالی سرکار لا اُبالی

ق

سانپوں کے بادشہ کو پابند کر دئے تھے
اب تک ہے فیض عالی سرکار لا اُبالی

تھی ذات بے مثالی، اور تھیں صفات عالی
مجموعہ کمالی سرکار لا اُبالی

در کا تمہارے جدی، ادنیٰ غلام ہادیؔ
رتبہ تمہارا عالی سرکار لا اُبالی

۳-۴-۱۴۱۳

حضرت سید شاہ طاہر قادریؒ (مزار تعلقہ ادونی ضلع کرنول)

آپ کا ہے اسم حضرت شاہ طاہر قادری
باعثِ تسکین و راحت شاہ طاہر قادری رح

"میرے اس فرزند کا ابدالِ حق میں ہے شمار"
لا اُبالی کی بشارت شاہ طاہر قادری "

آپ کو بالراست غوث پاک سے بیعت ہوئی
اور ملی روحانی دولت شاہ طاہر قادریؒ

بس توکل میں گزاری عمر ساری آپ نے
غیب سے ہوتی اعانت شاہ طاہر قادریؒ

آپ کے نعلینؒ اپنے سر رکھا مسعود خاں (۱)
مل گئی اس کو حکومت شاہ طاہر قادریؒ

تم نے اِستقاد کو اعظم شاہ (۲) کے کم کر دیا
جبکہ پھیرا دستِ شفقت شاہ طاہر قادریؒ

آپ کی تصویر اورنگ زیب دیکھا تو کہا
صاحبِ قدرت و ہیبت شاہ طاہر قادریؒ

اک فقیرِ بے نوا کو کر دیا [illegible] نے غنی
کیسی تھی شانِ کرامت شاہ طاہر قادریؒ

آپ نے مسعود خاں کے بار بار اصرار پر
کی ادونی میں سکونت شاہ طاہر قادریؒ

ہادیؔ عاجز پہ شاہا ہوا سدا نظرِ کرم
آپ ہی کی ہوں میں عترت شاہ طاہر قادریؒ

---

(۱) تعلقہ ادونی کا حاکم ۔ (۲) اورنگ زیب کا بیٹا ۔

۱۳ - ۴ - ۱۴۱۳ھ

حضرت شیخ فرید صوفی رحمتہ اللہ علیہ
(مزار تعلقہ ادونی ضلع کرنول)

زُہد و ورع میں کامل حضرت فرید صوفیؒ
ذاکر تھے اور شاغل حضرت فرید صوفیؒ

اللہ کی عبادت، ختمِ رُسل کی طاعت.... تھا زندگی کا حاصل حضرت فرید صوفیؒ
تھے لااُبالیؒ شہہ کے صوفی علیؒ خلیفہ.... فرزند ان کے کامل حضرت فرید صوفیؒ
صبر و رضا، توکل، خوفِ خدا، صداقت.... تھے آپ کے خصائل حضرت فرید صوفیؒ
فیضان سب نے پایا، مسلم و غیر مسلم.... قلّاش ہوں یا باذِل حضرت فرید صوفیؒ
اوصافِ صوفیانہ حضرت کی ذات میں تھے.... تھے اپنے رب سے واصل حضرت فرید صوفیؒ
بچپن کے ان کے ساتھی تھے صاحب حضرت صاحب.... ہم عصر اور مماثل حضرت فرید صوفیؒ
اس اژدہام سے یہ ہوتی ہے بات ثابت.... سب کی مراد حاصل حضرت فرید صوفیؒ
تھی غوث کے گھرانے سے بیعت ان کو حاصل.... تھے مخزنِ سلاسِل حضرت فرید صوفیؒ

طوفان میں ہے ہادی، بہرِ خدا بتادو
کشتی کو میری ساحل حضرت فرید صوفیؒ

۹-۲-۱۴۱۴

کیا بیاں تجھ سے ہو ہادیؔ عظمتِ حضرت فریدؒ [1]
ہے وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوں میں مِدحتِ حضرت فریدؒ

ہے ہمیں راسخ یقیں یہ، صرف دنیا میں نہیں
کام آئے حشر میں بھی الفتِ حضرت فریدؒ

صِبْغَۃُ اللہِ میں تم نے سب کو ایسا رنگ دیا
آج تک باقی ہے سب پر رنگتِ حضرت فریدؒ

سینکڑوں درماندہ حالوں نے اٹھایا تم سے فیض
"فیض بخشِ گنجِ عرفاں تربتِ حضرت فریدؒ"

زندگی میں آپ کی، تھا رعب قائم جس طرح
آج بھی ہے سب کے دل پر ہیبتِ حضرت فریدؒ

لاابالی سلسلے میں صوفی ابنِ صوفی تھے
ہے اسی سے آشکارا شوکتِ حضرت فریدؒ

اے خدا تو خستہ حالوں کی مرادیں پوری کر
کیونکہ حاصل ہم کو بھی ہے نسبتِ حضرت فریدؒ

روضہء اقدس پہ جو آتا ہے، پاتا ہے سکوں
چین کا ساماں ہے ہادیؔ تربتِ حضرت فریدؒ

۱۱-۱-۱۴۱۵ھ

(۱) تعلقہ ادونی ضلع کرنول کے معروف بزرگ حضرت شیخ فرید صوفی رحمۃ اللہ علیہ

سید عبدالقادر شاہ ولی حَسنی و حُسینی ناگوری رحمتہ اللہ علیہ

آپ ہی ناگور کے ہیں بادشاہ قادر ولیؒ
شہرہ سارے ہند میں ہے آپ کا قادر ولیؒ

تھے نویں ہجری صدی کے آپ ہی بے شک قُطب
مُعترف اس بات کے تھے اولیاء قادر ولیؒ

غوثِ اعظم کی نسل میں پندرھواں ہے سلسلہ
نام والد کا حسن ، ماں فاطمہ قادر ولیؒ

ایک ہی تاریخ و ماہ و دن ولادت اور وصال
دس جمادی الاُخریٰ اور روز جمعہ قادر ولیؒ

آپ کے القاب ہیں گنج سَوائی ، شہ ولیؒ
وِرد کرتے لوگ گیارہ اسم کا قادر ولیؒ

خرقِ عادت آپ سے سرزد ہوئیں تھیں بے شمار
ہاں یہ بچپن سے ہے جاری سلسلہ قادر ولیؒ

آپ کے در سے ہزاروں ہو رہے ہیں مستفید
فیض جاری آج بھی ہے آپ کا قادر ولیؒ

آپ کے دربار میں ہادیؔ بھی حاضر ہو گیا
بھر دو اس کی جھولی تم حکمِ خدا قادر ولیؒ

(یہ منقبت حضرت قادر ولیؒ کی مزار کے حُجرے میں لکھی گئی) ۲۵-۶-۱۴۱۷ھ -

حضرت سید محی الدین پاشاہ قادریؒ

ازل سے دونوں عالم میں خدائی گر خدا کی ہے .... تو اس کے ساتھ بے شک مصطفائی مصطفیٰ کی ہے

خدا کے نام سے جس نے بھی جو شئے ابتداء کی ہے .... خدا نے کام میں اس کے بہت برکت عطا کی ہے

تمنا سیم و زر کی ہے نہ خواہش کیمیاء کی ہے .... اگر کچھ آرزو ہے تو نبی کے خاکِ پا کی ہے

کرم ہے، فضل ہے، ساری مہربانی خدا کی ہے .... مرے اس کام میں تائید احمد مجتبیٰ کی ہے

عنایت ہے صحابہ کی، حمایت ہے ائمہ کی .... مدد غوثُ الوریٰ کی، سرپرستی اولیاء کی ہے

ہیں معنی عرس کے، تاریخ رحلت پر ولی کی یاد .... ولی کی یاد کی محفل نبی کی ہے، خدا کی ہے

صفت مجذوب کی تھی، واصلِ رب تھے، اسی باعث .... " مزارِ پیر محی الدینؒ[1] پر رحمت کی خدا کی ہے

ولی نے کردی اپنی ذات رب کی ذات میں فانی .... فنا کے بعد کی منزل یہی دیکھو بقا کی ہے

نہیں قائل نہیں کچھ انساں، مجاذیب اولیاء کے بھی .... نہیں حاصل انھیں کچھ فیض، یہ مرضی خدا کی ہے

عجب اللہ کی تخلیق ہے یہ حضرتِ انساں .... جو آبی بھی ہے، بادی بھی ہے، ناری بھی ہے خاکی ہے

عدم میں مست تھے تو کرلئے وعدہ اَلَستُ کا .... اب اس اقرار پر تکرار بس قالُوا بَلٰی کی ہے

جہالت چھوڑکر اپنائیں ہم سیرت محمدؐ کی .... ہمیں تعلیم ہی دَعْ مَاکَدِرْ، خُذْ مَا صَفا کی ہے

مرے اجداد کی ہادیؔ، عنایت ہے بفضلِ رب
فقیرِ[2] بے بدل کی ہے نظر، شفقت عطاؔ[3] کی ہے

۲-۵-۱۳۱۴ھ

---

(۱) مجذوبُ المجاذیب حضرت سید محی الدین پاشاہ قادریؒ نبیرہ لا ابالی کرنولیؒ (مزار واقع محلہ سبزی منڈی حیدرآباد)

(۲) تایا صاحب حضرت سید عبد الرزاق قادری کا تخلص۔ (۳) والد صاحب حضرت سید شاہ طاہر قادری کا تخلص

حضرت سید عبداللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ
(مزار واقع محلہ سبزی منڈی حیدرآباد)

کُل انبیاء میں ختمِ رُسل مفتخر ہیں آپ .... ہے جس کی شاخ ہر نبی، ایسے شجر ہیں آپ
سرکار کے طفیل میں خیرالامم ہیں ہم .... خاتم ہیں کل رسولوں کے، خیر البشر ہیں آپ
صد سالہ عرس کرنے کی توفیق رب نے دی .... رب کا کرم جدھر ہے نبی جی ادھر ہیں آپ
عترت ہیں غوث پاک کی، جد لا اُبالی ہیں .... حضرت غلام حسینؒ(۱) کے نور نظر ہیں آپ
قطبِ دکن ہیں اور وُ تد بھی دکن کے ہیں .... عبداللہ شاہؒ وارثِ خیرالبشر ہیں آپ
ذی شان و ذی حشم بھی ہیں، ذی رتبہ، ذی وقار .... ذی علم و ذی کرم بھی ہیں اور ذی اثر ہیں آپ
صدہا کرامتیں ہوئیں ظاہر حیات میں .... وابستہ ہر مرید کے اب بھی رہبر ہیں آپ
بعدِ وصال بھی کیے کتنوں کو مستفیض .... ہر معتقد کے، حکمِ رب سے چارہ گر ہیں آپ

ہادی ہیں آپ ہادیؔ کے ہر مرحلے میں بس
ہر ہر قدم پہ راہ نما، راہ بر ہیں آپ

۲۸-۳-۱۴۱۷ھ

(۱) حضرت سید غلام حسین قادریؒ۔ والد محترم حضرت ممدوح

حضرت سید وحید پاشاہ قادری عارفؔ رحمتہ اللہ علیہ

(مزار اندرون احاطہ موسیٰ قادریؒ)

ہو میری دعاؤں میں کچھ ایسا اثر آقا
جب محوِ تصور ہوں آجائیں نظر آقا

اللہ کے پرَ توَ کا اک نورِ مجسّم ہیں
سایہ بھی نہیں جن کا ہیں ایسے بشر آقا

موجود ہیں، حاضر ہیں، شاہد ہیں نبی میرے
ہے کلمہ طیب میں اسرار دگر آقا

اللہ کی جانب سے سامان کچھ ایسا ہو
طیبہ میں ہی ہو جائے یہ زیست بسر آقا

ہر چشمِ بصیرت کو یہ صاف دکھائی دے
" آئینہ عارف میں آتے ہیں نظر آقا "

عالم بھی تھے، واعظ بھی، تھے گوشہ نشین عارف
کی خوفِ الٰہی میں عمر اپنی بسر آقا

ہو حضرتِ عارف کی کیا شان بیاں مجھ سے
توحید کے داعی تھے وہ آٹھوں پہر آقا

نسلاً شہِ جیلاں کی اولاد میں تھے عارف
اس بحر کا ہادیؔ بھی ہے ایک گہر آقا

۲۲-۱۱-۱۴۱۳

مدحتیں

"تحیاتِ ہادی"

ہادیؔ قادری

	صفحہ
۱۔ خدائے واحد و قادِر کی کیسی قدرت ہے	۱۰۱
۲۔ تمہیں بتاؤں کہ رازِق نے کیا دیا ہے مجھے ؟	۱۰۲
۳۔ جس نے گرتے ہوئے رحمان کا گر نام لیا	۱۰۳
۴۔ سیدہ آمنہ اختر تھیں کنیزِ ستّار	۱۰۴
۵۔ سید نور اللہ حیدر قادری تھے نیک تر	۱۰۵
۶۔ فاروق محی الدین تھے مشہور خواجہ بھائی	۱۰۶

حضرت سید سیف اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ (مزار واقع عثمان ساگر)

خدائے واحد و قادر کی کیسی قدرت ہے
کہ اس کی جو بھی ہے تخلیق اس میں ندرت ہے

خدا رسول کے اسماء میں خاص برکت ہے
کہ ان کا وِرد ہی وجہِ حصولِ جنت ہے

یہ عرسِ سیف کی محفل، مشاعرہ، جلسہ
یہ سہرا جن کے ہے سَر، انکا نام قدرت ہے

کسی کے حصے میں دنیا، کسی کے حصے میں دیں
یہ حق کا فیصلہ ہے، اپنی اپنی قسمت ہے

ولی کی یاد ہے جائز، وصال کی تاریخ
وہ بے وقوف ہے جو بولے عرس بدعت ہے

جنابِ سیف کی ہمدردی تو مثالی تھی
یہ جذبہ ان میں بھی دے رب جو ان کی عترت ہے

بفضلِ رب کیا شافی علاج کتنوں کا
گزر کے چار برس بیتے، اب بھی شہرت ہے

تھا شوق آپ کو میلاد خوانی کا بے حد
یہی وہ ذوق ہے جو باعثِ شفاعت ہے

شرف نسب کا بھی اس کے علاوہ ہے ہادیؔ
"جنابِ(۱) سیف کو غوثُ الوریٰ سے نسبت ہے"

۸-۴-۱۴۱۵

(۱) طرح مصرع

تمہیں بتاؤں کہ رازق نے کیا دیا ہے مجھے؟
جنابِ غوثؓ سے نسبت عطا کیا ہے مجھے

خدائے لم یزل و لایزال کا صد شکر
مری بساط سے بھی کچھ سوا دیا ہے مجھے

یقین راسخ، عمل نیک ہو، ملے فردوس
کلامِ حق نے یہ مژدہ سنا دیا ہے مجھے

جنابِ سیفؒ (۱) تھے مَردِ مجاہد و بے باک
اِن ہی کی یاد نے یاں آج لا دیا ہے مجھے

خمار چھایا ہے، مستی کی کیفیت ہے عجیب
"پلا کے سیف نے بے خود بنا دیا ہے مجھے"

خدا نے سرورِ کونین کے طفیل ہادی
علومِ دین و دنیا عطا کیا ہے مجھے

۱۷-۳-۱۴۱۲ھ

(۱) سید سیف اللہ قادریؒ (عثمان ساگر)

جس نے گرتے ہوئے رحمان کا گر نام لیا
اس کی رحمت نے اسے بڑھ کے وہیں تھام لیا

یا نبی قبر میں اور حشر میں اور وقتِ مرگ
امتی آپ کا بس آپ کا ہی نام لیا

اَنتُمُ الاَ عْلَوْنَ کی شرط ہے مومن ہونا
ہم سے حق نے یہی وعدہ لیا، ابرام لیا

اس پہ اللہ کے اکرام یقینا ہوں گے
"سیف[1] کا جس نے بھی دامانِ کرم تھام لیا"

کرتے مخلوق کی خدمت و خدا کی طاعت
آپ سے رب نے کئی سال یہی کام لیا

کافر و مشرک و بے دیں سبھی ڈر کر بھاگے
ہاتھ میں سیف نے جس وقت بھی صمصام لیا

رب سے جو ڈرتے ہیں دو جنتیں ہیں ان کے لئے
سیف کی طرح کے لوگوں نے یہ انعام لیا

محنتِ شاقّہ پیری میں تھی جاری ہادی
آخری وقت تک نہ آپ نے آرام لیا

۱۰-۴-۱۴۱۷ - "سیف[1] اللہ تا ورد" (عثمان ساگر)

سیدہ[1] آمنہ اختر تھیں کنیزِ ستّار
پہنچیں دو دن کی علالت میں وہ رب کے دربار

صابرہ، شاکرہ تھیں مشفقہ اور نرم مزاج — کئی لوگوں کے مسائل کئے حل کتنی بار
تین فرزند ہوئے اطہر و انور، ازہر — دو کا غم زیست میں سہتی رہیں باصبر و قرار
طاعتِ مادری کرتی رہیں تینوں دختر — صادقہ خورد، دوم صالحہ، کبریٰ مختار
بیٹا اطہر، بہو شائستہ دو پوتی، پوتا — غرق اک آن میں پانچوں[2] ہوئے بحر ذخار
کتنا برداشت کیا صدمہ۔ جاں کاہ تم نے — صبر اور شکر کا چھوڑا ہے مثالی کردار
صبح صادق مہِ رمضان کی تھی اٹھائیس — آخری جمعہ کیا سب کو وداع آخر کار
بھائی صاحب کو عطا کر دے خدا صبرِ جمیل — سایہ تا دیر سلامت تو رکھ ان کا غفار
داورا فخرِ رسل، ماہِ مبارک کے طفیل — مغفرت کرکے عطا کر تو مقام ابرار

سیدہ آمنہ اختر میری خالہ، بھابھی
ہادیٔ فردوس میں پہنچیں وہ بحکمِ ستّار

۵-۱۰-۱۴۱۲

(۱) سیدہ آمنہ اختر زوجہ سید شاہ غوث قادری سجادہ نشین (برادرِ کلاں ما)

(۲) پلین کے حادثے میں پانچوں شہید ہوئے۔

سید حیدر نور اللہ قادری مرحوم

سجادہ درگاہ حضرت سید کریم اللہ شاہ قادریؒ ۔ کرنول

سید نور اللہ حیدر قادری تھے نیک تر ... پیر پاشاہ عرفیت سے تھے شہیر و معتبر
تھے ولی کی بیشتر صفتوں سے حضرت متصف ... اور تصوف کے معارف سے تھے واقف خوب تر
لوگ اپنے شجرے کی تحقیق کرتے آپ سے ... ماہرِ انساب تھے ، شجروں پہ تھی گہری نظر
پیر پاشاہ پانچ ولیوں کے تھے سجادہ نشین ... پیرِ پیراں سے نسب تھا آپ کا نزدیک تر
تھے سلاسل ایک سو اکیانوے کے مخزن آپ ... تھی خلافت اور بیعت کی اجازت سر بسر
ماہرِ علمِ رَمل اور ماہرِ علمِ نجوم ... آپ سے مخلوقِ خالق فیض پائی بیشتر
چکی نامہ پڑھتے تھے آپ اک نئے انداز سے ... لوگ سن کر لطف حاصل کرتے تھے اشعار پر
بے نیازی شان تھی اور سادگی طینت میں تھی ... کم سخن تھے اور توکل تھا خدا کی ذات پر
ہیں مریدین آپ کے ان بستیوں میں بے شمار ... سالگندہ ، رائچور ، کرنول ، کُپّل اور دگر
دے خدا زوجہ کو اور اولاد کو صبرِ جمیل ... زخم ان کا مندمل کردے خدائے بحر و بر
عمر اٹھتر برس ، چودہ سو بارہ ہجری سن ... سات ربیع الثانی پہنچی روح عِلّیّین پر
آپ کی میت میں تھا خلقت کا بے حد اژدحام ... اس سے ظاہر ، آپ تھے مقبولِ خلق و نامور
اے خدا انوار میں تو لے لے نور اللہ کو ... ملتجی ہادیؔ ہے "اِغفِر یا مُعِز با" لطف تر

۱۴۱۲ھ

---

۷ - ۴ - ۱۴۱۲ھ

واوین کے الفاظ میں ہجری سن وفات ۱۴۱۲ ہجری نکلتا ہے۔

سید فاروق محی الدین قادری عرف خواجہ بھائی مرحوم (ہمزلف)

ابن سید مخدوم محی الدین قادری مرحوم

فاروق محی الدین تھے مشہور خواجہ بھائی
دو تین دن مریض رہے اور قضا آئی

ہمدردی ان کی سب کے لئے بے مثال تھی
ہمسایہ ہو یا دوست ہو یا رشتے کا بھائی

مونس تھے، غم گسار تھے،، ہمدم تھے اور خلیق
اللہ کی جانب سے تھی فطرت یہی پائی

مخلوقِ خدا کے لئے تھے وقف ہمیشہ
گھر سے زیادہ باہر ہی اوقات بتائی

میت میں ان کی کتنا تھا مخلوق کا ہجوم
ثابت ہوا اسی سے ، تھے مقبول خواجہ بھائی

بیوہ کو ان کی صبر دے،، ہمت دے اے خدا
کوہِ گراں بھی ٹوٹے تو کر دے اسے رائی

نصرت ، نصیر ، بدرالدجیٰ ، طٰہٰ ، منتھیٰ
ہیں پانچ بیٹے ،ایک بیٹی عرشیہ مائی

اس بوستاں کو رکھ خدا آباد و سر سبز
تو دور کر دے ، غم کی ہر اک بدلی جو چھائی

ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان احد کا ارشاد
چھوٹی نفس نہ کوئی جو بھی دنیا میں آئی

رحمت سے اپنی بخش دے اے باری تعالیٰ
تو کر دے معاف ان کی ہر اک غلطی ، برائی

غفار کر دے مغفرت ہادیؔ کی ہے دعا
ہر دم نبی پہ تھے " فدا مغفور " خواجہ بھائی

سنہ ۱۴۱۱ھ

۱۳-۶-۱۴۱۱ھ

واوین کے دو الفاظ میں انتقال کا ہجری سن وفات ۱۴۱۱ نکلتا ہے

تہنیتیں

"تحیّاتِ ہادی"

ہادیؔ قادری

۱۔ یہ عندلیب نے آواز دی ادھر آؤ۔

۲۔ اے مجاہد، ہو مبارک تم کو یہ عیش و نشاط۔

۳۔ خالق کل کی عطوفات مبارک باشد۔

۴۔ گُلوں کے لب پہ یہی تہنیت ہے آج کے دن۔

شادی خانہ آبادی

۱-

یہ عندلیب نے آواز دی ادھر آؤ
سجی ہے بزم طرب ، بزمِ انبساط یہاں
ہر اک کے بُشرے سے ہوتیں مسرّتیں ہیں عیاں
یہ عندلیب نے آواز دی ادھر آؤ

۲-

حسینی پاشاہ مسرت بھرا یہ آج کا دن
جدید راہ بتاتا ہے آدمی کے لئے
نیا ہی موڑ دکھاتا ہے زندگی کے لئے
حسینی پاشاہ مسرت بھرا یہ آج کا دن

۳-

کتابِ حق میں ہے" عاشِروھُنّ بِالمعروف "
خدا کے حکم کی تعمیل تم پہ لازم ہے
حقوقِ زوجہ کی تکمیل تم پہ لازم ہے
کتابِ حق میں ہے " عاشِروھُنّ بِالمعروف "

۴-

حدیث میں ہے لکھا " عقد میری سنت ہیں "
نبی کے حکم کی تعمیل ہو گی آج
سنتِ نبوی کی تکمیل ہو گئی ہے آج
حدیث میں ہے لکھا " عقد میری ست ہے "

۵-

دراز عرصے سے تھے منتظر ہم جس شب کے
خدا نے ہم کو دکھائی خوشی یہ آج کی شب
یہ شام شامِ اَودھ ہے ، یہ شب برات کی شب
دراز عرصے سے تھے منتظر ہم جس شب کے

۶-

دعاء ہے میری خدایا قبول فرما لے
ہمارے سر پہ تو رکھ قائم سایۂ مادر
صحت سے رکھ بطفیلِ نبی تو یا داور!
دعاء ہے میری خدایا قبول فرمالے

۷-

حسینی[1] رضیہ[2] کی جوڑی میں ایسی الفت دے
کہ جیسی آدمؑ و حواؑ صفوراؑ موسیٰؑ کی
سلیمانؑ بلقیسؑ و ایوبؑ اور رحیمہ کی
حسینی رضیہ کی جوڑی میں ایسی الفت دے

۸-

دعاء یہ دیتے ہیں ، سب حاضرینِ محفل اب
" تمہیں اے ہادی مبارک ہو بھائی کی شادی "[3]
دلھا دلھن کو سلامت ہو خانہ آبادی
دعاء یہ دیتے ہیں ، سب حاضرینِ محفل اب

۱- سید غلام حسین قادری عرف حسینی پاشاہ (برادرِ خورد ما) ۲- اسمِ عروس
۳- اس مصرع میں عقد کا سن ۱۳۹۷ھ نکلتا ہے ۸-۸-۱۳۹۷

اے مجاہد ہو مبارک

اے مجاہد! ہو مبارک تم کو یہ عیش و نشاط
ساعتیں خوشیوں میں ڈوبی، یہ طرب، یہ اِنبساط

قادریُ النَّسل دلھن، نوشہ ہے چشتی النَّسل
دو سَلاسِل کا کِیا ہے رب نے بہتر ارتباط

طاعتِ رب اور نبی لازم ہے دونوں کے لئے
فرض و سنت کے ادا کرنے میں ہو نہ اِنحطاط

خدمتِ مادر پدر دل جان سے کرنا سدا
سعی کرنا جتنی ہو مقدور اور جتنی بِساط

وَ عَاشِرُوْ هُنَّ بِالْمَعْرُوف پر کرنا عمل
اور امورِ خانہ داری میں ہے لازم احتیاط

جتنے حاضر ہیں یہاں دیتے ہیں ہادیؔ یہ دعا
ہو مجاہد (۱) اور ثناء (۲) میں مہر، الفت، اختلاط

---

(۱) سید یداللہ حسینی عرف مجاہد پاشاہ (خواہرزادہ ما) (۲) اسمِ عروس ۔

۲۲-۶-۱۴۱۴

مبارک باشد

خالقِ کُل کی عطوفات مبارک باشد
مرسَلِ رب کی عنایات مبارک باشد

شادمانی کے یہ لمحات مبارک باشد
کامرانی کی یہ ساعات مبارک باشد

اِنکحُوا الکُفُوْ ہے فرمانِ رسولِ اکرم
دو گھرانے بھی ہیں سادات مبارک باشد

زیست میں آیا ہے اک موڑ نیا اے سرکار! (۱)
یہ نیا دن ، یہ نئی رات مبارک باشد

والدہ آج ہیں نوشاہ کی خوش اور خرم
شادمانی کی یہ ساعات مبارک باشد

شاد ہیں آج بہت حضرتِ قاسم پاشاہ (۲)
دو نواسیوں کی بارات مبارک باشد

اَقربا ، دوست سبھی کہتے ہیں اَھلاً سَھلاً
سب کی جانب سے یہ سوغات مبارک باشد

دائمی رکھ خدا فرزانہ، (۳) متیں میں الفت
یہ طرب اور یہ جذبات مبارک باشد

سایہ ، عاطفت ماں کا رہے سر پہ قائم
ہے دعاء ہادیؔ کی دن رات مبارک باشد

۲۳-۶-۱۴۱۴ھ

---

(۱) سید متین محی الدین قادری عرف سرکار (برادرِ نسبتی) -
(۲) حضرت قاسم پاشاہ قادری عروس کے نانا (۳) اسمِ عروس -

تہنیتی مُثلّثات

گلُوں کے لب پہ یہی تہنیت ہے آج کے دن
خدا کے فضل سے محفل جمی ہے خوشیوں کی
کرم سے احمدِ مرسَل کے بات بن ہے گئی
گلُوں کے لب پہ یہی تہنیت ہے آج کے دن

۲

نسیمِ صبح ہمیں دے رہی ہے یہ پیغام
سجاوٴ بزمِ طرب اور مناوٴ جشنِ بہار
ہر ایک چہرے پہ ہیں انبساط کے آثار
نسیمِ صبح ہمیں دے رہی ہے یہ پیغام

۳

دعائیں دیتے ہیں یہ حاضرینِ محفل سب
تمہارے سر پہ رہے سایہ مادری قائم
دے یاسمین میں نصرت میں الفتیں دائم
دعائیں دیتے ہیں یہ حاضرینِ محفل سب

۴

طُیور اَھلاً و سَھلاً کی دے رہے ہیں صدا
نہ کوئی رنجش و کلفت رہے گی اب باقی
عُروس و عَرس میں الفت رہے سدا ہادی
طیور اَھلاً و سَھلاً کی دے رہے ہیں صدا

۱-اسمِ عُروس ۲-اسمِ نوشہ سید نصرت محی الدین قادری ولد فاروق محی الدین قادری ابنِ خواہرِ نسـ

۳-۵-۱۴۱۶

مِرات

نام۔ سید محی الدین قادری۔ قلمی نام۔ ہادیؔ قادری۔ تعلیم۔ ایم اے، ایم او ایل، ایم فل عربی، پی ایچ ڈی (زیر تکمیل)، طبیبِ مستند، جی سی آئی ایم، فاضل جامعہ نظامیہ۔
مصروفیات۔ بحیثیت طبیب اور بحیثیت استاد (صدر شعبہ۔ عربی انوار العلوم کالج)
تصنیفات و تالیفات۔ جملہ تیرہ۔ نماز کا صحیح طریقہ، مواعظ ہادی (حصہ اول) صوتِ ہادی (مجموعہ۔ کلام) تذکرۂ اجدادِ ہادی، صوفی صِفات صحابہ حصہ اول، مختصر احوالِ علماء و اولیائے حیدرآباد با تصویر، تربیتی و اصلاحی دُروس، نقشِ تابندہ۔ (ریڈیائی مضامین کا مجموعہ) ماباقی انٹرمیڈیٹ اور بی اے، بی کام اور بی ایس سی کی شرحیں ہیں۔
سفر۔ حج و زیارت دو بار۔ طائف، عراق، ایران اور دُبئی۔ (ایک بار)۔

دیگر فرائض (۱) سرپرست مدرسہ دینیہ مسجد محمدیہ موضع دھوبی پیٹ تعلقہ چیوڑلہ ضلع رنگاریڈی۔ (۲) مدرسہ دینیہ موضع چنگومل۔ تعلقہ چیوڑلہ۔ (۳) صدر۔ مدرسہ رزاقیہ و حفظِ قرآن۔ دار الھدیٰ۔ سبزی منڈی حیدرآباد۔ (۴) انجمن اصلاحُ المسلمین مستعد پورہ حیدرآباد۔ (۵) سنی مدرسہ سیف الاسلام عثمان ساگر حیدراباد۔ (۶) ادارہ فروغِ تعلیم و اخلاق۔ سرور نگر۔ جھرہ۔ حیدرآباد۔ (۷) محبوبِ سبحانی چیاریٹیبل ٹرسٹ سبزی منڈی حیدرآباد۔ (۸) مسجدِ نور۔ جیا گوڑہ حیدرآباد۔ نائب صدر (۹) مدرسہ دینیہ غوثِ اعظم۔ فرید صاحب محلہ۔ تعلقہ اودنی۔ ضلع کرنول۔ معتمد (۱۰) صُفّۃ المصنفین حیدرآباد۔ مشیرِ تعلیم (۱۱) مدرسہ معارفُ القرآن۔ مسجد جبل شبلی جھرہ۔ حیدرآباد۔ اڈوائزر (۱۲) راجد حانی سُلمس پروگریسیو ڈیولپمنٹ سوسائٹی جیا گوڑہ۔ حیدرآباد۔ اے پی۔